اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الۡمُرۡسَلِیۡنَ اَمَّا بَعۡدُ
فَاَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِ ؕ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ؕ

12 | دن کا اصلاحِ اعمال کورس

For Details:
0311-1202220 0311-1202220 coursespak@dawateislami.net

Organizer: Majlis-e-Madani Courses (Dawat-e-Islami)

پہلا دن

نمبر شمار	موضوع	صفحہ نمبر

آیات

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰى اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ يَا حَبِيْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللّٰه وَعَلٰى اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ يَا نُوْرَ اللّٰه

قِیامت کی دہشتوں سے نَجات پانے کا نسخہ

فرمانِ مصطفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم : اے لوگو! بے شک بروزِ قیامت اسکی دَہشتوں اور حساب کتاب سے جلد نَجات پانے والا شخص وہ ہو گا جس نے تم میں سے مجھ پر دنیا کے اندر بکثرت دُرُود شریف پڑھے ہوں گے۔

صلوا علی الحبیب! صلی اللہ تعالی علی محمد

وَاِذْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَكُمْ وَرَفَعْنَا فَوْقَكُمُ الطُّوْرَ ط خُذُوْا مَآ اٰتَيْنٰكُمْ بِقُوَّةٍ وَّاذْكُرُوْا مَا فِيْهِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ۝

ترجمۂ کنزالایمان: بیشک ایمان والے نیز یہودیوں اور نصرانیوں اور ستارہ پرستوں میں سے وہ کہ سچے دل سے اللہ اور پچھلے دن پر ایمان لائیں اور نیک کام کریں ان کا ثواب ان کے رب کے پاس ہے اور نہ انہیں کچھ اندیشہ ہو اور نہ کچھ غم۔اور جب ہم نے تم سے عہد لیا اور تم پر طور کو اونچا کیا لو جو کچھ ہم تم کو دیتے ہیں زور سے اور اس کے مضمون یاد کرو اس امید پر کہ تمھیں پرہیزگاری ملے۔

ترجمۂ کنزالعرفان: بیشک ایمان والوں نیز یہودیوں اور عیسائیوں اور ستاروں کی پوجا کرنے والوں میں سے جو بھی سچے دل سے اللہ پر اور آخرت کے دن پر ایمان لے آئیں اور نیک کام کریں تو ان کا ثواب ان کے رب کے پاس ہے اور ان پر نہ کوئی خوف ہوگا اور اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔ اور یاد کرو جب ہم نے تم سے عہد لیا اور تمہارے سروں پر طور پہاڑ کو معلق کر دیا (اور کہا کہ) مضبوطی سے تھامو اس (کتاب) کو جو ہم نے تمہیں عطا کی ہے اور جو کچھ اس میں بیان کیا گیا ہے اسے یاد کرو اس امید پر کہ تم پرہیزگار بن جاؤ۔

{وَاِذْ اَخَذْنَا مِیْثَاقَكُمْ: اور یاد کرو جب ہم نے تم سے عہد لیا۔} اس آیت میں یہودیوں سے فرمایا جارہا ہے کہ وہ وقت یاد کرو کہ جب اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل سے عہد لیا کہ وہ توریت کو مانیں گے اور اس پر عمل کریں گے لیکن پھر انہوں نے اس کے احکام کو بوجھ سمجھ کر قبول کرنے سے انکار کر دیا حالانکہ انہوں نے خود بڑی التجاء کر کے حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ السَّلَام سے ایسی آسمانی کتاب کی درخواست کی تھی جس میں قوانینِ شریعت اور آئینِ عبادت مفصل مذکور ہوں اور حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے ان سے بار بار اس کے قبول کرنے اور اس پر عمل کرنے کا عہد لیا تھا اور جب وہ کتاب عطا ہوئی تو انہوں نے اسے قبول کرنے سے انکار کر دیا اور عہد پورا نہ کیا۔ جب بنی اسرائیل نے اللہ تعالیٰ سے کیا ہوا عہد توڑا تو حضرت جبریل عَلَیْہِ السَّلَام نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے طور پہاڑ کو اٹھا کر ان کے سروں کے اوپر ہوا میں معلق کر دیا اور حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے ان سے فرمایا: تم یا تو عہد قبول کر لو ورنہ پہاڑ تم پر گرا دیا جائے گا اور تم کچل ڈالے جاؤ گے۔" اس میں صورۃً عہد پورا کرنے پر مجبور کرنا پایا جارہا ہے

لیکن در حقیقت پہاڑ کا سروں پر معلق کر دینا اللّٰہ تعالیٰ کی قدرت کی قوی دلیل ہے جس سے دلوں کو اطمینان حاصل ہوتا ہے کہ بے شک حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اللّٰہ تعالیٰ کے رسول ہیں اور ان کی اطاعت اللّٰہ تعالیٰ کو مطلوب ہے اور یہ اطمینان ان کو ماننے اور عہد پورا کرنے کا اصل سبب ہے۔ یاد رہے کہ دین قبول کرنے پر جبر نہیں کیا جاسکتا البتہ دین قبول کرنے کے بعد اس کے احکام پر عمل کرنے پر مجبور کیا جائے گا۔ اس کی مثال یوں سمجھیں کہ کسی کو اپنے ملک میں آنے پر حکومت مجبور نہیں کرتی لیکن جب کوئی ملک میں آجائے تو حکومت اسے قانون پر عمل کرنے پر ضرور مجبور کرے گی۔

احکامِ قرآن پر عمل کی ترغیب:

علامہ اسماعیل حقی رَحْمَۃُاللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں " اللّٰہ تعالیٰ کی کتابوں سے مقصود ان کے تقاضوں کے مطابق عمل کرنا ہے نہ فقط زبان سے بِالتَّرتیب ان کی تلاوت کرنا۔ اس کی مثال یہ ہے کہ جب کوئی بادشاہ اپنی سلطنت کے کسی حکمران کی طرف کوئی خط بھیجے اور اس میں حکم دے کہ فلاں فلاں شہر میں اس کے لئے ایک محل تعمیر کر دیا جائے اور جب وہ خط اس حکمران تک پہنچے تو وہ اس میں دیئے گئے حکم کے مطابق محل تعمیر نہ کرے البتہ اس خط کو روزانہ پڑھتا رہے، تو جب بادشاہ وہاں پہنچے گا اور محل نہ پائے گا تو ظاہر ہے کہ وہ حکمران عتاب بلکہ سزا کا مستحق ہو گا کیونکہ اس نے بادشاہ کا حکم پڑھنے کے باوجود اس پر عمل نہیں کیا تو قرآن بھی اسی خط کی طرح ہے جس میں اللّٰہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو حکم دیا کہ وہ دین کے ارکان جیسے نماز اور روزہ وغیرہ کی تعمیر کریں اور بندے فقط قرآن مجید کی تلاوت کرتے رہیں اور اللّٰہ تعالیٰ کے حکم پر عمل نہ کریں تو ان کا فقط قرآن مجید کی تلاوت کرتے رہنا حقیقی طور پر فائدہ مند نہیں۔ (روح البیان، البقرۃ، تحت

الآیۃ: ۶۴، ۱/۱۵۵، ملخصاً)

یہی بات امام غزالی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے بھی متعدد جگہ ارشاد فرمائی ہے۔

ثُمَّ تَوَلَّیْتُمْ مِّنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ ۚ فَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَیْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ لَكُنْتُمْ مِّنَ الْخٰسِرِیْنَ(۶۴)ترجمۂ کنزالایمان: پھر اس کے بعد تم پھر گئے تو اگر اللّٰہ کا فضل اور اس کی رحمت تم پر نہ ہوتی تو تم ٹوٹے والوں میں ہو جاتے۔

ترجمۂ کنزالعرفان: اس کے بعد پھر تم نے روگردانی اختیار کی تو اگر تم پر اللّٰہ کا فضل اور اس کی رحمت نہ ہوتی تو تم نقصان اٹھانے والوں میں سے ہو جاتے۔

{فَضْلُ اللّٰهِ: اللہ کا فضل۔} یہاں فضل و رحمت سے یا تو توبہ کی توفیق مراد ہے کہ انہیں توبہ کی توفیق مل گئی اور یا عذاب کو مؤخر کرنا مراد ہے یعنی بنی اسرائیل پر عذاب نازل نہ ہوا بلکہ انہیں مزید مہلت دی گئی۔
(مدارک، البقرۃ، تحت الآیۃ: ۶۴، ص۵۶)

ایک قول یہ ہے کہ فضلِ الٰہی اور رحمتِ حق سے حضور سرور عالم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی ذات پاک مراد ہے معنی یہ ہیں کہ اگر تمہیں خاتم المرسلین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے وجود کی دولت نہ ملتی اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی ہدایت نصیب نہ ہوتی تو تمہارا انجام ہلاک و خسران ہوتا۔(بیضاوی، البقرۃ، تحت الآیۃ: ۶۴، ۱/۳۳۶، روح المعانی، البقرۃ، تحت الآیۃ: ۶۴، ۱/۳۸۲، ملتقطاً)

اس سے معلوم ہوا کہ حضور اقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مخلوق پر اللّٰہ تعالیٰ کا فضل بھی ہیں اور رحمت بھی ہیں۔

وَلَقَدْ عَلِمْتُمُ الَّذِیْنَ اعْتَدَوْا مِنْكُمْ فِی السَّبْتِ فَقُلْنَا لَهُمْ كُوْنُوْا قِرَدَةً خٰسِـٕیْنَ۝

ترجمہ کنزالایمان: اور بیشک ضرور تمہیں معلوم ہے تم میں کے وہ جنہوں نے ہفتہ میں سرکشی کی تو ہم نے ان سے فرمایا کہ ہو جاؤ بندر دھتکارے ہوئے۔

ترجمۂ کنزالعرفان: اور یقینا تمہیں معلوم ہیں وہ لوگ جنہوں نے تم میں سے ہفتہ کے دن میں سرکشی کی۔ تو ہم نے ان سے کہا کہ دھتکارے ہوئے بندر بن جاؤ۔ اَلَّذِیۡنَ اعۡتَدَوۡا: جنہوں نے سرکشی کی۔} شہر اَیلَہ میں بنی اسرائیل آباد تھے انہیں حکم تھا کہ ہفتے کا دن عبادت کے لیے خاص کردیں اور اس روز شکار نہ کریں اور دنیاوی مشاغل ترک کردیں۔ ان کے ایک گروہ نے یہ چال چلی کہ وہ جمعہ کے دن شام کے وقت دریا کے کنارے کنارے بہت سے گڑھے کھودتے اور ہفتہ کے دن ان گڑھوں تک نالیاں بناتے جن کے ذریعہ پانی کے ساتھ آکر مچھلیاں گڑھوں میں قید ہو جاتیں اور اتوار کے دن انہیں نکالتے اور کہتے کہ ہم مچھلی کو پانی سے ہفتے کے دن تو نہیں نکالتے' یہ کہہ کر وہ اپنے دل کو تسلی دے لیتے۔ چالیس یا ستر سال تک ان کا یہی عمل رہا اور جب حضرت داوٗد عَلَیۡہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی نبوت کا زمانہ آیا تو آپ عَلَیۡہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے انہیں اس سے منع کیا اور فرمایا کہ قید کرنا ہی شکار ہے جو تم ہفتے ہی کو کر رہے ہو۔ جب وہ باز نہ آئے تو آپ عَلَیۡہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے ان پر لعنت فرمائی اور اللّٰہ تعالٰی نے انہیں بندروں کی شکل میں مسخ کردیا۔ بعض مفسرین نے فرمایا کہ نوجوان بندروں کی شکل میں اور بوڑھے خنزیروں کی شکل میں مسخ ہو گئے' ان کی عقل اور حواس تو باقی رہے مگر قوت گویائی زائل ہو گئی اور بدنوں سے بدبو نکلنے لگی' وہ اپنے اس حال پر روتے رہے یہاں تک کہ تین دن میں سب ہلاک ہو گئے' ان کی نسل باقی نہ رہی اور یہ لوگ ستر ہزار کے قریب تھے(روح البیان، البقرۃ، تحت الآیۃ: ۶۵، ۱/۱۵۶-۱۵۷، تفسیر عزیزی (مترجم)، ۲/۴۹۲-۴۹۴، ملتقطاً)

حیلہ کرنے کا حکم:

یاد رہے کہ حکمِ شرعی کو باطل کرنے کیلئے حیلہ کرنا حرام ہے جیسا کہ یہاں مذکور ہوا اور حکمِ شرعی کو کسی دوسرے شرعی طریقے سے حاصل کرنے کیلئے حیلہ کرنا جائز ہے جیسا کہ قرآن پاک میں **حضرت ایوب** عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا اس طرح کا عمل سورہ ص آیت 44 میں مذکور ہے۔

نیکی کی دعوت

سات کیلئے سات کافی

حضرتِ سیِّدُنا حاتِمِ اَصَم علیہ رحمۃ اللہ الاکرم کی خدمتِ معظّم میں ایک شخص حاضِر ہو کر نصیحت کا طالِب ہوا۔آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا: (1)اگرتُو رفیق چاہتا ہے تو اللہ تعالیٰ (کی یاد) تیرا رفیق (یعنی ساتھی) کافی ہے (2) ہمراہی چاہتا ہے تو "کِراماً کاتِبین" (یعنی اعمال لکھنے والے بُزُرگ فرِشتے) تیرے لئے کافی ہیں (3) اگر عِبرت چاہتا ہے تو "دنیا کا فانی ہونا" عبرت کیلئے کافی ہے (4) اگر مُونِس و غمخوار درکار ہے تو "قرانِ کریم" کافی ہے (5) اگر شَغَل (یعنی کام) چاہیئے تو "عبادت" کافی ہے (6) اگر واعِظ (یعنی نصیحت کرنے والا) چاہتا ہے تو "موت" کافی ہے۔یہ چھ مَدَنی پھول عنایت کرنے کے بعد ساتویں نمبر پر ارشاد فرمایا: یہ باتیں اگر تجھے پسند نہیں ہیں تو دوزخ تیرے واسطے کافی ہے۔(تذکرۃُالاولیاء،الجزء الاوّل ص ۲۲۴)

اللہ عزوجل کی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔
اٰمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم

چُھپ کر بے حیائی کرنے والے کی غلط فہمی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے ! ہمارے بُزُرگانِ دین رحمھم اللہ المبین نیکی کی دعوت کا کوئی موقع ہاتھ سے نہ جانے دیتے تھے، اگر اُن سے کوئی نصیحت کا طالِب ہوتا تو اُس کو آخِرت میں کام آنے والے "مَدَنی پھول" عنایت فرمایا کرتے تھے۔واقعی اگر سَفَر و حَضَر ہر جگہ یادِ الٰہی عزوجل کا ساتھ ہو، ہر دم اِحساس ہو، "اللہ عزوجل دیکھ رہا ہے۔" جیسا کہ پارہ 30 سورۃ العلق کی 14 ویں آیتِ کریمہ میں ارشاد ہوتا ہے:

اَلَمْ یَعْلَمْ بِاَنَّ اللّٰهَ یَرٰىؕ ﴿۱۴﴾

ترجَمۂ کنزالایمان: کیا نہ جانا کہ اللہ (عزوجل) دیکھ رہا ہے۔

تو پھر انسان گناہوں کے مُعاملے میں خَوفزدہ اور چَوکنّا رہتا ہے اور ظاہِراً اور خُفیۃً (یعنی پوشیدہ طور پر) اللہ و رسول عزوجل صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کی نافرمانیوں سے بچتا ہے۔ جو لوگ اپنے ناقص خیال میں چُھپ کر بُرائیاں کرتے ہیں اُن کو یہ بات خوب ذِہن نشین کرلینی چاہئے کہ جن خطاؤں کو یہ پوشیدہ سمجھ بیٹھے ہیں وہ سب کی سب بُرائیاں اور بے حیائیاں بدیاں لکھنے والا فِرِشتہ جانتا ہے اور لکھ بھی رہا ہے! اگر کسی بندے کو اِس بات کا کَماحقُّہٗ اِحساس ہو جائے تو اُس کو اِس قَدر شرمندگی اور نَدامت ہو کہ جی چاہے بس ابھی زمین پھٹ جائے اور میں اس میں سما جاؤں! پارہ 26 سورۂ ق آیت نمبر 18 میں ارشاد ہوتا ہے: مَا یَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ اِلَّا لَدَیْهِ رَقِیْبٌ عَتِیْدٌ ﴿۱۸﴾ (پ۲۶، ق: ۱۸) ترجَمۂ کنزالایمان: کوئی بات وہ زَبان سے نہیں نکالتا کہ اُس کے پاس ایک مُحافِظ تیار نہ بیٹھا ہو۔ پارہ 30 سورۃ الانفطار آیت نمبر 10 تا 12 میں ہے: وَ اِنَّ عَلَیْكُمْ لَحٰفِظِیْنَ ﴿۱۰﴾ كِرَامًا كٰتِبِیْنَ ﴿۱۱﴾ یَعْلَمُوْنَ مَا تَفْعَلُوْنَ ﴿۱۲﴾

ترجَمۂ کنزالایمان: اور بے شک تم پر کچھ نگہبان ہیں معزّز لکھنے والے، جانتے ہیں جو کچھ تم کرو۔

مُفَسِّرِ شہیر حکیمُ الاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنان فرماتے ہیں: پتا لگا کہ اعمال نامہ لکھنے والے فِرِشتے ہمارے چھپے اور ظاہر عمل کو جانتے ہیں ورنہ تحریر کیسے کریں۔ (علم القران ص ۸۵) سبحٰن اللہ عزوجل! جب اَعمال لکھنے والے فِرِشتے ہمارے چُھپے ہوئے اَعمال جانتے ہیں تو پھر تمام فِرِشتوں بلکہ جمیع مخلوقات کے سردار، مکے مدینے کے تاجدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم پر اپنے غلاموں کے دلوں کے حالات کیوں نہ آشکار (یعنی ظاہر) ہوں گے! میرے آقا اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بارگاہِ رسالت میں عرض گزار ہیں:

سرِ عرش پر ہے تِری گزر، دلِ فرش پر ہے تِری نظر
مَلَکوت و مُلک میں کوئی شے، نہیں وہ جو تجھ پہ عِیاں نہیں

(حدائقِ بخشش شریف)

مشکل الفاظ کے معانی: سرِ عرش: عرش کے اوپر۔ ملکوت: فرشتوں کے رہنے کی جگہ۔ عیاں: ظاہِر۔

شرح کلامِ رضاؔ: یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم! عرش کے اوپر اور فرش یعنی زمین کے اندر کا سب کچھ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے پیشِ نظر ہے۔ دنیا جہان میں کوئی بھی ایسی شے نہیں جو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم پر ظاہِر نہ ہو۔

فِرِشتے کو رفیقِ سفر بنانے کا عمل

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جیسے دنیا کے بے وفا ہونے کا اِحساس ہو، ہر دم موت کا تصوُّر بندھا ہو، تِلاوت و عبادت اُس کا مَشغلہ ہو ذِکرودُرُود کا سلسلہ ہو تو دونوں جہانوں میں اُس کا بیڑا پار ہو جائے۔ مُقیم ہو یا مسافِر ہر ایک کو چاہئے کہ وہ فُضُول بک بک کے بجائے ذِکرو دُرُود اور سنّتوں بھری پیاری پیاری باتوں میں اپنا وَقت گزارے۔ خُصُوصًا سفر سے مُتَعَلِّق ایک مَدَنی پھول قَبول فرمایئے۔ چُنانچِہ مصطَفٰے جانِ رَحمت، شَمعِ بزمِ ہِدایت، نَوشَۂ بزمِ جنَّت، مَنبعِ جُودو سخاوت، سراپا فضل و رَحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ حفاظت نشان ہے: جو شخص سفر کے دَوران اللہ عزوجل کی طرف توجُّہ رکھے اور اُس کے ذِکر میں مشغُول رہے، اللہ عزوجل اُس کے لئے ایک فِرِشتہ مُحافِظ (یعنی حفاظت کرنے والا) مُقرّر کر دیتا ہے اور جو بے ہُودہ شِعرو شاعِری اور فُضُول باتوں میں مصروف رہے تو اللہ عزوجل اُس کے پیچھے ایک شیطان لگا دیتا ہے۔ (اَلْمُعْجَمُ الْکبِیر ج۱۷ص۳۲۳حدیث ۸۹۵)

سرورِ دیں لیجے اپنے ناتُوانوں کی خبر
نفس و شیطاں سیّدا کب تک دباتے جائیں گے

(حدائقِ بخشش شریف)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

نیکی کی دعوت دینا بھی جہاد ہے

حضرتِ مولائے کائنات، علیُّ المُرتَضٰی شیرِ خدا کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ حُضُورِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم، شاہِ آدم و بنی آدم، رسولِ مُحتَشَم، شافِعِ اُمَم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا اِرشادِ معظّم ہے: جہاد کی چار قسمیں ہیں: (1) نیکی کا حکم دینا اور (2) بُرائی سے مَنع کرنا اور (3) صَبر کے مقام پر سچ کہنا اور (۴) فاسِقوں سے بُغض رکھنا۔ جس نے نیکی کا حکم دیا اُس نے مومنین کے ہاتھ مضبوط کیے اور جس نے بُرائی سے مَنع کیا اُس نے فاسِقوں کی ناک خاک آلود کی۔ (حِلیَۃُ الاولیاء ج۵ ص۱۱ حدیث ۶۱۳۰)

فاسِق کے "فِسق" سے نفرت ہونی چاہئے

حضرتِ سیِّدُنا عبدُ العزیز دَبَّاغ علیہ رحمۃ اللہ الغفار فرماتے ہیں: کسی فاسِق مسلمان سے اس طرح نفرت نہیں کرنی چاہیے کہ اُس کی ذات ہی سے نفرت ہو جائے، ہاں! اُس کے غَلَط عمل اور ناجائز کام کو بُرا جاننا چاہیے۔ کیونکہ اُس کے یہ گناہ جو باعِثِ نفرت ہیں عارِضی ہیں لیکن اُس کے دل میں موجود ایمان مُستقِل ہے۔ یہ خود ایک مومن ہے اور یہ ایسے اُمُور ہیں جو مَحَبَّت کو لازِم کرنے والے ہیں لہٰذا ان پاکیزہ خَصلتوں کی وجہ سے اُس کی ذات سے مَحَبَّت ہونی چاہیے اور اس کے بُرے کاموں اور گناہوں سے نفرت ہونی چاہیے۔ (ابریز ص ۴۷۸ ملخصاً)

فاسق کی صحبت سخت نقصان دہ ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یہ ذِہن میں رہے کہ فاسِق کے فِسق سے نفرت رکھنی ہے اس کے معنٰی ہرگز یہ نہیں کہ فاسِق کی صُحبت بھی اختیار کریں۔ دعوتِ اسلامی کے اِشاعَتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 504 صَفحات پر مشتمل کتاب، "غیبت کی تباہ کاریاں" صَفحہ 172 پر ہے: بُری صحبتوں سے بچنا بے حد ضَروری ہے ورنہ آخرت تباہ ہو سکتی ہے۔ میرے آقا اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، مولانا شاہ امام اَحمد رضا خان

علیہ رحمۃالرحمٰن فرماتے ہیں: ''شریعتِ مُطَھَّرہ نے نماز میں کوئی ذِکر ایسا نہیں رکھا ہے جس میں ''صرف زَبان'' سے لفظ نکالے جائیں اور معنیٰ مُراد نہ ہوں۔'' (فتاوٰی رضویہ ج۲۹ ص۵۶۷) تو (اعلیٰ حضرت کے اِس فرمان کی روشنی میں) آپ کی یاد دِہانی کیلئے عرض ہے کہ نَمازِ وتر میں آپ دعائے قُنوت تو پڑھتے ہی ہوں گے جس میں (یہ بھی) ہے: وَنَخۡلَعُ وَنَتۡرُکُ مَنۡ یَّفۡجُرُکَ ط یعنی'' (یااللہ! ہم) الگ کرتے ہیں اور چھوڑتے ہیں اُس کو جو تیری نافرمانی کرے۔'' اگر آج سے پہلے معنیٰ معلوم نہیں تھے تو چلئے اب پتا چل گیا للذا اپنے ربّ عزوجل سے کئے جانے والے روز روز کے اِس وعدے کو اب عملی جامہ پہنا ہی دیجئے اور نَماز نہ پڑھنے والوں، گالیوں، بدگمانیوں، تہمتوں، غیبتوں، چغلیوں اور طرح طرح سے نافرمانیوں میں مُلوَّث رہنے والوں فاسِقوں اور فاجِروں کی بیٹھکوں اور اُن کی صحبتوں سے توبہ کر لیجئے۔ اور قراٰنِ کریم بھی ایسوں کی صُحبت سے منع فرماتا ہے، جیساکہ پارہ 7 سورۃالانعام آیت نمبر 68 میں ارشاد ہوتا ہے:

وَاِمَّا یُنۡسِیَنَّکَ الشَّیۡطٰنُ فَلَا تَقۡعُدۡ بَعۡدَ الذِّکۡرٰی مَعَ الۡقَوۡمِ الظّٰلِمِیۡنَ ﴿۶۸﴾

ترجَمۂ کنزالایمان: اور جو کہیں تجھے شیطان بُھلاوے تو یاد آئے پر ظالموں کے پاس نہ بیٹھ۔

تفسیراتِ احمدیہ میں اس آیت مبارکہ کے تحت لکھا ہے: یہاں ظالمین سے مُراد کافرین، مُبتَدِعین یعنی گمراہ و بددِین اور فاسِقین ہیں۔ (تفسیرات اَحمدیہ ص۳۸۸) ''غیبت کی تباہ کاریاں'' صَفحہ 173 پر ہے:

نیکی کی دعوت دینے کیلئے فاسِقوں کے پاس جانا جائز ہے

جو اسلامی بھائی مُتَّقی پرہیزگار ہو، وہ بھی یاری دوستی میں نہیں بلکہ صِرف نیکی کی دعوت کی حد تک نافرمانوں اور بگڑے ہوئے لوگوں کے ساتھ بیٹھ سکتا ہے چُنانچِہ دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کے مطبوعہ ترجَمے والے پاکیزہ قراٰن، ''کنزالایمان مَع خَزائنُ العرفان'' صَفحہ 260 پر پارہ 7 سورۃ الانعام آیت نمبر 69 میں ربُّ العِباد عزوجل ارشاد فرماتا ہے:

وَ مَا عَلَى الَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ مِنْ حِسَابِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ وَّ لٰكِنْ ذِكْرٰى لَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ﴿۶۹﴾

ترجَمۂ کنزالایمان: اور پرہیزگاروں پر ان کے حساب سے کچھ نہیں، ہاں نصیحت دینا شاید وہ باز آئیں۔

حضرتِ صدرالاُفاضِل مولانا سیّد محمد نعیم الدین مُرادآبادی علیہ رحمۃ اللہ الھادی خَزائنُ العِرفان میں اس آیتِ کریمہ کے تحت فرماتے ہیں: ''اِس آیت سے معلوم ہوا کہ پَند و نصیحت اور اظہارِ حق کے لئے ان کے پاس بیٹھنا جائز ہے۔

اچھی اچھی نیتیں:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحٰبِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحٰبِکَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

قِیامت کی دہشتوں سے نَجات پانے کا نسخہ

فرمانِ مصطفٰے صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم : اے لوگو! بے شک بروزِ قِیامت اسکی دَہشتوں اور حساب کتاب سے جلد نَجات پانے والا شخص وہ ہوگا جس نے تم میں سے مجھ پر دنیا کے اندر بکثرت دُرُود شریف پڑھے ہوں گے۔(اَلفِردَوس بمأثور الخِطاب ۵/۲۷۷ ، حدیث ۸۱۷۵) (ثواب بڑھانے کے نسخے)

صلوا علی الحبیب! صلی اللہ تعالی علی محمد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حصول ثواب کی خاطر بیان سننے سے پہلے اچھی اچھی نیتیں کر لیتے ہیں۔

بیان سننے، کرنے کی نیتیں

۞ نگاہیں نیچی کئے خوب کان لگا کر بیان سنوں گا ۞ اہم باتیں لکھوں گا ۞ علم دین کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دوزانو بیٹھوں گا ۞ صلو علی الحبیب، اذکرو اللہ، توبوا الی اللہ وغیرہ سن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دلجوئی کیلئے بلند آواز سے جواب دوں گا ۞ میں بھی نیت کرتا ہوں کہ اللہ عزوجل کی رضا

پانے اور ثواب کمانے کیلئے بیان کروں گا ۞ دیکھ کر بیان کروں گا ۞ نیکی کا حکم دوں گا اور برائی سے منع کروں گا ۞ نظر کی حفاظت کا ذہن بنانے کی خاطر حتی الامکان نگاہیں نیچی رکھوں گا۔

72 مدنی انعامات کے رسالے کی ترغیب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! پندرھویں صدی کی عظیم علمی و روحانی شخصیت شیخ طریقت امیر اہلسنت بانی دعوت اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی دامت برکاتھم العالیہ نے ہمیں اس پر فتن دور میں آسانی سے نیکیاں کرنے اور گناہوں سے بچنے کے طریقوں پر مشتمل شریعت و طریقت کا جامع مجموعہ بنام "مدنی انعامات" عطا فرمائے ہیں۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مسلمانوں کی دنیا و آخرت بہتر بنانے کیلئے سوال نامے کی صورت میں اسلامی بھائیوں کے لئے 72 مدنی انعامات پیش کئے گئے ہیں۔ ایک مسلمان کیلئے مدنی انعامات پر عمل کس قدر ضروری ہے۔ اس کا اندازہ آپ کو اسی وقت ہو سکتا ہے جب آپ مدنی انعامات کا بغور مطالعہ فرمائیں گے آپ دیکھیں گے کہ ان مدنی انعامات میں فرائض و واجبات اور سنن و مستحبات پر عمل کی ترغیب کے ساتھ ساتھ کہیں اخلاقیات کے حصول کے مدنی پھول خوشبو پھیلا رہے ہیں تو کہیں گناہوں سے بچنے اور آسانی سے نیکیاں کرنے کے طریقے اپنی برکتیں لٹا رہے ہیں ترغیب و تحریص کیلئے ان مدنی انعامات میں سے ایک کے فضائل پیش کرنے کی سعادت حاصل کروں گا۔ اگر مکمل توجہ کے ساتھ شرکت رہی تو ان شاء اللہ عزوجل آپ کا دل مدنی انعامات پر عمل کرنے کیلئے بے قرار ہو جائے گا۔

شیخ طریقت امیر اہلسنت دامت برکاتھم العالیہ مدنی انعام نمبر 1 میں ارشاد فرماتے ہیں۔

کیا آج آپ نے کچھ نہ کچھ جائز کاموں سے پہلے اچھی اچھی نیتیں کیں؟ نیز کم از کم دو کو اس کی ترغیب دلائی۔

خلاصہ بیان

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو ! شیخ طریقت امیر اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ نے ہمیں جو 72 مدنی انعامات کے رسالے میں پہلا مدنی انعام ہر نیک و جائنز کام سے پہلے اچھی اچھی نیتوں کا عطافرمایا ہے اس کا اندازہ آپ کو آج کے بیان سے بخوبی ہو جائے گا۔ کہ ہر نیک و جائز کام سے پہلے اچھی اچھی نیتیں کرنا کیوں ضروری ہیں ؟ اس حوالے سے چند مدنی پھول پیش کرنے کی سعادت حاصل کروں گا۔ سب سے پہلے نیت کے حوالے سے ایک حکایت بیان کروں گا ٗاُس کے بعد نیت کی اہمیت و فضیلت اور تعریف عرض کروں گا ٗپھر مباح کام سے پہلے نیتیں کرنے کے فائدے اور نہ کرنے کے نقصانات اور اچھی ٗبُری نیت کے تعلق سے دو حکایات بھی بیان کروں گا۔ آخر میں نیت کے تعلق سے ایک معلوماتی فتوی اور پہلے کے مسلمانوں کی علم نیت سے کس قدر دلچسپی تھی بیان کروں گا۔ آیئے سب سے پہلے حکایت سنتے ہیں۔

پھولا پھلا باغ منٹوں میں تاراج

حضرت سیدنا عیسیٰ روحُ اللہ علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام کے آسمان پر اٹھا لئے جانے کے تھوڑے دنوں بعد کا واقعہ ہے کہ یمن میں ''صنعا'' شہر سے دو کوس کی دوری پر ایک باغ تھا جس کا نام ''ضرَوان تھا۔ اس باغ کا مالک بہت ہی نیک نفس اور سخی آدمی تھا۔ اُس کا دستور یہ تھا کہ پھلوں کو توڑنے کے وقت وہ فقیروں اور مسکینوں کو بلاتا تھا اور اعلان کر دیتا تھا کہ جو پھل ہوا سے گر پڑیں یا جو ہماری جھولی سے الگ جاکر گریں وہ سب تم لوگ لے لیا کرو۔ اس طرح اس باغ کا بہت سا پھل فقراء و مساکین کو مل جایا کرتا تھا۔ باغ کا مالک فوت ہو گیا تو اُس کے تینوں بیٹے اس باغ کے مالک ہوئے مگر یہ تینوں بہت بخیل تھے۔ ان لوگوں نے آپس میں طے کر لیا کہ اگر فقیروں اور مسکینوں کو ہم لوگ بلائیں گے تو بہت سے پھل یہ لوگ لے جائیں گے اور ہم لوگوں کے اہل وعیال کی روزی میں تنگی ہو جائے گی۔ چنانچہ

ان تینوں بھائیوں نے قسم کھا کر یہ طے کر لیا کہ سورج نکلنے سے قبل ہی چل کر ہم لوگ باغ کا پھل توڑ لیں تاکہ فقراء و مساکین کو خبر ہی نہ ہو۔ ان لوگوں کی بدنیتی کی نحوست نے یہ اثر بد دکھایا کہ ناگہاں رات ہی میں اللہ تعالیٰ نے باغ میں ایک آگ بھیج دی۔ جس نے پورے باغ کو جلا کر خاک سیاہ کر ڈالا اور ان لوگوں کو اس کی خبر بھی نہ ہوئی۔ یہ لوگ اپنے منصوبہ کے مطابق رات کے آخری حصے میں نہایت خاموشی کے ساتھ پھل توڑنے کے لئے روانہ ہو گئے اور راستہ میں چپکے چپکے باتیں کرتے تھے تاکہ فقیروں اور مسکینوں کو خبر نہ مل جائے۔ لیکن یہ لوگ جب باغ کے پاس پہنچے تو وہاں جلے ہوئے درختوں کو دیکھ کر حیران رہ گئے۔ چنانچہ ایک بول پڑا کہ ہم لوگ راستہ بھول کر کسی اور جگہ چلے آئے ہیں مگر ان میں سے جو بہ نسبت دوسرے بھائیوں کے کچھ نیک نفس تھا۔ اُس نے کہا کہ ہم راستہ نہیں بھولے ہیں بلکہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں پھلوں سے محروم کر دیا ہے لہٰذا تم لوگ اللہ کا ذکر کرو۔ انہوں نے یہ پڑھنا شروع کر دیا کہ سُبْحٰنَ رَبِّنَاۤ اِنَّا كُنَّا ظٰلِمِیْنَ یعنی ہمارے رب کے لئے پاکی ہے ہم لوگ یقیناً ظالم ہیں (کہ ہم نے فقراء و مساکین کا حق مار لیا) پھر وہ تینوں بھائی ایک دوسرے کو ملامت کرنے لگے اور آخر میں یہ کہنے لگے کہ عَسٰى رَبُّنَاۤ اَنْ یُّبْدِلَنَا خَیْرًا مِّنْهَاۤ اِنَّاۤ اِلٰى رَبِّنَا رٰغِبُوْنَ ﴿32﴾ (پ29، القلم: 32) ترجمہ کنزالایمان: امید ہے کہ ہمیں ہمارا رب اس سے بہتر بدل دے ہم اپنے رب کی طرف رغبت لاتے ہیں۔

حضرت سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب انہوں نے سچے دل سے توبہ کر لی تو اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کی توبہ قبول فرما کر انہیں اس کے بدلے ایک دوسرا باغ عطا فرما دیا جس میں بہت زیادہ اور بڑے بڑے پھل آنے لگے۔ اس باغ کا نام "حَیَوان" تھا اور اس میں ایک انگور اتنا بڑا ہوتا کہ اُس کا ایک خوشہ ایک خچر کا بوجھ ہو جایا کرتا تھا۔ حضرت ابو خالد یمانی قُدِّسَ سِرُّہُ النّوْرَانِی کا بیان ہے کہ میں اُس باغ میں گیا تو میں نے دیکھا کہ اُس باغ میں انگوروں کے خوشے حبشی آدمی کے قد کے برابر تھے۔

(تفسیر صاوی، ج ٦، ص ٢٢١٦، پ ٢٩، القلم: ٣٢)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس واقعہ سے ہمیں یہ درس ملتا ہے کہ سخاوت اور نیک نیتی کا اثر مال میں خیر و برکت اور فراوانی کا سبب ہے جبکہ بخیلی و بدنیتی کا نتیجہ مال کی ہلاکت و بربادی کا باعث ہوتا ہے۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ سچی توبہ کر لینے سے اللہ تعالیٰ زائل شدہ نعمت سے بڑی اور بڑھ کر نعمت عطا فرما دیتا ہے۔ لہٰذا ہمیں بھی چاہیے کہ ہر جائز و نیک کام میں اپنا مال خرچ کرنے سے پہلے رضائے الٰہی کے ساتھ اچھی اچھی نیتیں بھی کر لیا کریں اور غریبوں کی دل کھول کر مدد بھی کیا کریں۔ اس کے علاوہ دیگر نیک کاموں مثلاً نماز کے لیے وضو کرنے، مسجد کی طرف جانے، مسلمانوں کو سلام و مصافحہ کرنے۔ نماز کے بعد ہونے والے درس و بیان میں شرکت کرنے، کھانا کھانے، سونے اور سو کر بیدار ہونے، تیل لگانے، آنکھوں میں سرمہ لگانے خوشبو لگانے جیسے نیک و جائز کاموں میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا حاصل کرنے کی نیت کے ساتھ ساتھ دیگر اچھی اچھی نیتیں بھی کر لی جائیں تو اس کا فائدہ یہ ہوگا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنی رحمت سے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ نیت کا ثواب ضرور عطا فرمائے گا۔

عمل کی قبولیت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یاد رکھئے! عمل کی قَبولیّت کے لئے ثوابِ آخرت کی نیّت ضَروری ہے چُنانچِہ پارہ 15 سورہ بنی اسرائیل کی اُنیسویں آیتِ کریمہ میں اللہ تبارَکَ وَتَعالٰی ارشاد فرماتا ہے:

وَمَنْ اَرَادَ الْاٰخِرَةَ وَسَعٰى لَهَا سَعْيَهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰٓئِكَ كَانَ سَعْيُهُمْ مَّشْكُوْرًا	ترجَمۂ کنزالایمان: اور جو آخرت چاہے اور اُس کی سی کوشش کرے اور ہو ایمان والا تو انہیں کی کوشش ٹھکانے لگی۔

اِس آیتِ کریمہ کے تحت صدرُ الافاضِل حضرتِ علّامہ مولانا سیِّد محمد نعیمُ الدّین مُراد آبادی علیہ رحمۃ اللہ الہادی فرماتے ہیں: عمل کی قَبولیّت کے لئے تین چیزیں درکار ہیں: (۱) طالبِ آخِرت ہونا یعنی اچّھی نیّت کا ہونا (۲) کوشش کرنا یعنی عمل کو بَاہتِمام اس کے حُقُوق کے ساتھ ادا کرنا (۳) ایمان جو سب سے زِیادہ ضَروری ہے۔(خزائنُ العرفان ص ۵۵۴)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس آیت کریمہ کی تفسیر سے پتہ چلا کہ عمل کی قبولیت میں جو تین چیزیں درکار ہیں اُن میں سب سے پہلے اچھی نیت کا ہونا ضروری ہے۔

نیت کسے کہتے ہیں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو یادرکھئے! نیّت' دل کے پختہ اِرادے کو کہتے ہیں خواہ وہ کسی چیز کا ہو۔اور شریعت میں(نیّت) عبادت کے اِرادے کو کہتے ہیں۔(نُزہۃُالقاری ج۱ص۱۶۹)

نیّت کے مُتعلق اَہم مَدَنی پھول

آیئے اس تعلق سےمزید مدنی پُھول سُنتے ہیں جنھیں امیر اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ نے اپنے رسالے "ثواب بڑھانے کے نسخے" صفحہ نمبر 4پر تحریر فرمایاہے۔

{۱}بِغیر اچّھی نیّت کے کسی بھی نیک کام کا ثواب نہیں ملتا{۲} جتنی اچّھی نیّتیں زِیادہ' اُتنا ثواب بھی زِیادہ{۳} نیّت دل کے ارادے کو کہتے ہیں' دل میں نیّت ہوتے ہوئے زبان سے بھی دوہرالینازیادہ اچّھاہے' دل میں نیّت موجود نہ ہونے کی صورت میں صِرف زبان سے نیّت کے الفاظ اداکرلینے سے نیّت نہیں ہو گی {۴}کسی بھی عملِ خیر میں اچّھی نیّت کا مطلب یہ ہے کہ جو عمل کیا جارہاہے دل اُس کی طرف مُتَوجِّہ ہو اور وہ عمل رِضائے الٰہی عزوجل کیلئے کیا جارہا ہو' اِس نیّت سے عبادات کو ایک دوسرے سے الگ کرنا یاعبادت اور عادت میں فرق کرنا مقصود ہوتا ہے۔ یاد رہے! صِرف زَبانی کلام یاسوچ یا بے

توجہی سے ارادہ کرنا ان سب سے نیّت کوسوں دور ہے کیونکہ نیّت اس بات کا نام ہے کہ دل اس کام کو کرنے کیلئے بالکل تیّار ہو یعنی عزمِ مُصَمَّم اور پکّا ارادہ ہو {۵} جو اچّھی نیّتوں کا عادی نہیں اُسے شُروع میں بہ تَکَلُّف اس کی عادت بنانی پڑے گی، مطلوبہ نیک کام شروع کرنے سے قبل کچھ رک کر موقع کی مناسَبَت سے سر جُھکائے، آنکھیں بند کئے ذِہن کو مختلف خیالات سے خالی کر کے نیتوں کیلئے یکسُو ہو جانا مُفید ہے، اِدھر اُدھر نظریں گُھماتے، بدن سہلاتے کُھجاتے، کوئی چیز رکھتے اٹھاتے یا جلد بازی کے ساتھ نیّتیں کرنا چاہیں گے تو شاید نہیں ہو پائیں گی۔ نیّتوں کی عادت بنانے کیلئے اِن کی اَہَمِّیَّت پر نظر رکھتے ہوئے آپ کو سنجیدگی کے ساتھ پہلے اپنا ذِہن بنانا پڑے گا۔ (ثواب بڑھانے کے نسخے، ص ۳)

نیت کی اہمیت پر فرامین مصطفی صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

آیئے نیّت کی اَہمیَّت دل میں اُجاگر کرنے کیلئے "چل مدینہ" کے سات حروف کی نسبت سے اچھی نیّت کی فضیلت پر مبنی 7 فرامینِ مصطفٰی صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم سُنتے ہیں۔

(1) فرمان مصطفٰی صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے بے شک اعمال کا دارومدار نیّتوں پر ہے اور ہر شخص کے لئے وُہی ہے جس کی وہ نیّت کرے۔ (بُخاری ج ۱ ص ۶ حدیث ۱)

(2) نبی اکرم صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا مسلمان کی نیّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔ (اَلْمُعْجَمُ الکبیر ج ۶ ص ۱۸۵ حدیث ۵۹۴۲)

(3) اسی طرح ایک اور مقام پر فرمایا سچی نیّت سب سے افضل عمل ہے۔ (اَلْجامِعُ الصَّغیر ص ۸۱ حدیث ۱۲۸۴)

(4) پیارے آقا مدینے والے مصطفٰی صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا اچّھی نیّت بندے کو جنّت میں داخِل کرے گی۔ (اَلْفِردَوس بمأثور الْخِطّاب ج ۴ ص ۳۰۵ حدیث ۶۸۹۵)

(5) مصطفٰی جانِ رحمت صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایااللہ عزوجل آخرت کی نیّت پر دنیا عطا فرما دیتا ہے لیکن دنیا کی نیّت پرآخِرت عطا فرمانے سے انکار کر دیتا ہے۔ (اَلزُّھد لِابن مُبارَک ص ۱۹۳ حدیث ۵۴۹)

(6) مکے مدینے کے تاجدار صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا سچی نیّت عرش سے معلّق ہے پس جب کوئی بندہ سچی نیّت کرتا ہے تو عرش ہلنے لگ جاتا ہے' پھر اُس بندے کو بخش دیا جاتا ہے۔(تاریخ بغداد ج ۱۲ ص ۴۴۴ حدیث ۶۹۲۶)

(7) جس نے نیکی کا اِرادہ کیا پھر اُسے نہ کیا تو اُس کے لیے ایک نیکی لکھی جائے گی۔(صحیح مسلم ص ۷۹ حدیث ۱۳۰)

اچّھی اچّھی نیّتوں کا ہو	خدا جذبہ عطا
بندۂ مُخلِص بنا'	کر عَفو میری ہر خطا

(نیکی کی دعوت' ص ۹۲)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ احادیث مبارکہ سے نیت کی اہمیت وفضیلت معلوم ہوئی' لہٰذا ہمیں بھی حصول ثواب کی خاطر ہر جائز ونیک کام سے قبل اچھی اچھی نیتیں کرلینی چاہئیں تاکہ ہمارے نامہ اعمال میں اس کی برکت سے ثواب کا ذخیرہ اکٹھا ہوتا رہے۔

مباح کام اچھی نیت سے عبادت ہوجاتا ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بہُت سارے کام مُباح ہیں' مُباح اُس جائز عمل یا فِعل (یعنی کام) کو کہتے ہیں جس کا کرنا نہ کرنا یکساں ہو یعنی ایسا کام کرنے سے نہ ثواب ملے نہ گناہ۔ مَثلاً کھانا پینا' سونا' ٹہلنا' دولت اِکٹّھی کرنا' تحفہ دینا' عمدہ یا زائد لباس پہننا وغیرہ کام مُباح ہیں۔ اگر تھوڑی سی توجُّہ دی جائے تو مُباح کام کو عبادت بنا کر اُس پر ثواب کمایا جاسکتا ہے' اِس کا طریقہ بیان کرتے ہوئے میرے آقا اعلٰی حضرت' امامِ

اہلسنّت ، مجدّدِ دین وملّت ، مولانا شاہ امام احمد رضاخان علیہ رحمۃ الرحمٰن فرماتے ہیں : ہر مُباح (یعنی ایسا جائز عمل جس کا کرنا نہ کرنا یکساں ہو) نیّتِ حَسَن (یعنی اچّھی نیّت) سے مُستَحَب ہو جاتا ہے۔ (فتاویٰ رضویہ مُخَرَّجہ ج ۸ ص ۴۵۲) فُقَہائے کرام رحمہم اللہ السلام فرماتے ہیں : مُباحات (یعنی ایسے جائز کام جن پر نہ ثواب ہو نہ گناہ ان) کا حُکم الگ الگ نیّتوں کے اِعتِبار سے مختلف ہو جاتا ہے ، اس لئے جب اس سے (یعنی کسی مباح سے) طاعات (یعنی عبادات) پر قُوّت حاصِل کرنا یا طاعات (یعنی عبادات) تک پہنچنا مقصود ہو تو یہ (مُباحات یعنی جائز چیزیں بھی) عبادات ہوں گی مثلاً کھانا پینا ، سونا ، حُصولِ مال اور وَطی کرنا۔ (اَیضاً ج ۷ ، ص ۱۸۹ ، رَدُّالمُحتار ج ۴ ص ۷۵)

مباح کام میں اچھی نیتیں نہ کرنے والے نقصان میں ہیں

اگر کوئی مُباح کام بُری نیّت سے کیا جائے تو بُرا ہو جائے گا اور اچّھی نیّت سے کیا جائے تو اچّھا اور کچھ بھی نیّت نہ ہو تو مُباح رہے گا اور قِیامت کے حساب کی دُشواری دَر پیش ہو گی۔ لہٰذا عقلمند وُہی ہے کہ ہر مُباح کام میں کم از کم ایک آدھ اچّھی نیّت کر ہی لیا کرے ، ہو سکے تو زیادہ نیّتیں کرے کہ جتنی اچّھی نیّتیں زیادہ ہوں گی اُتنا ہی ثواب زیادہ ملے گا۔ نیّت کا یہ بھی فائدہ ہے کہ نیّتِ کرنے کے بعد اگر وہ کام کسی وجہ سے نہ کر سکا تب بھی نیّت کا ثواب مل جائے گا جیسا کہ فرمانِ مصطفٰے صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے : جس نے نیکی کا ارادہ کیا پھر اُسے نہ کیا تو اُس کے لیے ایک نیکی لکھی جائے گی۔ (صَحیح مسلم ، ص ۷۹ حدیث ۱۳۰)

نیت نہ کرنے کے نقصان اور کرنے کے فائدے

مُحَقِّق عَلَی الاِطْلاق ، خاتِمُ المُحَدِّثین ، حضرتِ علّامہ شیخ عبدُالحق مُحَدِّث دِہلوی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں : روایت میں آیا ہے ، جب فِرِشتے بندوں کے اعمال ناموں کو آسمانوں پر لے کر جاتے اور دربارِ الٰہی میں پیش کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے : اَلْقِ تِلْكَ الصَّحِيْفَةَ اَلْقِ تِلْكَ الصَّحِيْفَةَ یعنی " اِس نامۂ اعمال کو پھینک دو

'اِس نامۂ اَعمال کو پھینک دو۔" فِرِشتے عَرض کرتے ہیں : یااللہ ! تیرے اِس بندے نے جو نیک اَعمال کیے ہیں ان کو ہم نے دیکھ کر اور سُن کر لکھا ہے۔اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ لَمْ یُرِدْ وَجْھِیْ یعنی "اِس بندے نے ان اعمال میں میری رِضا کی نیّت نہیں کی تھی"' اِس لیے یہ میرے دربار میں مقبول نہیں۔ پھر ایک دوسرے فِرِشتے کو اللہ تعالیٰ یہ حکم فرماتا ہے کہ اُکْتُبْ لِفُلَانٍ کَذَا وَکَذَا یعنی "فُلاں بندے کے نامۂ اَعمال میں فُلاں فُلاں عمل لکھ دے۔" فِرِشتہ عَرض کرتا ہے :" یااللہ ! یہ عمل تو اس بندے نے نہیں کیا!" اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے : گو اس نے یہ عمل نہیں کیا مگر اِس کی نیّت تو اِس عمل کے کرنے کی تھی اس لیے میں اس کی نیّت پر اس کو اس عمل کا اَجر دوں گا۔(حِلْیَۃُ الاَولیاء ج۲ص۳۵۶رقم ۲۵۴۸وغیرہ) حضرتِ سیِّدُنا شیخ عبدالحق مُحدِّث دِہلوی علیہ رحمۃاللہ القوی مزید فرماتے ہیں : حدیثِ مبارکہ میں یہ بھی آیا ہے' نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ یعنی" مومِن کی نیّت اُس کے عمل سے بہتر ہے ۔" (اَلْمُعْجَمُ الْکَبِیر ج۶ ص۱۸۵حدیث ۵۹۴۲) ظاہر ہے کہ نیک عمل پر تو ثواب اُسی وقت ملے گا جب کہ نیّت اچّھی ہو اور اگر نیّت بُری ہو تو نیک عمل پر کوئی ثواب ہی نہیں ' مگر اچّھی نیّت پر تو بَہَر حال ثواب ملے گا خواہ عمل کرے یا نہ کرے۔ اس لیے کہ مومِن کی نیّت اس کے عمل سے بہتر ہے۔اسی لیے بعض بُزرگانِ دین رحمھم اللہ المبین نے فرمایا ہے۔

اچھی نیت کا اچھا اور بُری نیت کا بُرا پھل

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو ! اچّھی نیّت اچّھا اور بُری نیّت بُرا پھل لاتی ہے۔ بلکہ بَسا اوقات بُری نیّت کا بُرا پھل ہاتھوں ہاتھ ظاہِر ہو جاتا ہے۔اس ضِمن میں دو حکایات پیشِ خدمت ہیں چُنانچِہ

(1)انوکھی گائے

حضرتِ سیِّدُنا عبدُاللّٰہ بن عبّاس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں : ایک بادشاہ ایک بار اپنی سلطنت

کے دَورے پر نکلا۔اِس دَوران ایک شخص کے پاس اُس کا قیام ہوا' (مَیزبان بادشاہ کو جانتا نہ تھا) میزبان نے شام کو اپنی گائے کو دَوہا تو بادشاہ یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ اُس سے 30 گایوں کے برابر دودھ نکلا! اُس نے دل ہی دل میں وہ انوکھی گائے چھین لینے کی بُری نیّت کر لی۔ دوسرے روز شام کو اُس گائے سے آدھا دودھ نکلا' بادشاہ نے جب تَعَجُّب کا اظہار کیا تو میزبان کہنے لگا: " بادشاہ نے اپنی رِعایا کے ساتھ ظلم کی نیّت کی ہے جس کی نُحُوست سے آج دودھ آدھا ہو گیا ہے کہ جب بادشاہ ظالِم ہو تو بَرَکت ختم ہو جاتی ہے " یہ حیرت اِنگیز اِنکشاف سُن کر بادشاہ نے انوکھی گائے ظُلماً چھین لینے کی نیّت ختم کر دی۔چُنانچِہ دوسرے دن گائے نے پھر اُتنا ہی دودھ دیا جتنا پہلے دیا تھا۔اِس واقعے سے بادشاہ کو بَہُت عبرت حاصِل ہوئی اور اُس نے اپنی رِعایا پر ظُلم کرنا بند کر دیا۔(مُلَخَّص از شُعَبُ الْاِیمان ج٦ ص ٥٣ رقم ٧٤٧٥)

(2)گنّے کا ٹھنڈا میٹھا رس

ایران کے بادشاہوں کا لقب پہلے "کِسریٰ" ہوا کرتا تھا جس طرح مِصر کے تمام بادشاہ "فرعون" کہلاتے تھے۔ایک بار ایک بادشاہِ کسریٰ اپنے لشکر سے بچھڑ کر کسی باغ کے دروازے پر جا پہنچا' اُس نے پینے کیلئے پانی مانگا تو ایک بچّی گنّے کا ٹھنڈا میٹھا رس لے آئی۔ بادشاہ نے پیا تو بَہُت لذیذ تھا' اُس نے بچّی سے اِستِفسار کیا(یعنی پوچھا) : کیسے بناتی ہو؟ اُس نے بتایا کہ اِس باغ میں بَہُت اعلیٰ قسم کے گنّوں کی پیداوار ہوتی ہے' ہم اپنے ہاتھوں سے گنّے نِچوڑ کر رس نکال لیتے ہیں! بادشاہ نے ایک اور گلاس کی فرمائش کی' وہ لینے گئی' اِس دَوران بادشاہ کی نیّت خراب ہو گئی اور اس نے طے کر لیا کہ میں یہ باغ زبردستی لے کر دوسرا باغ ان کو دیدوں گا۔اِتنے میں وہ بچّی روتی ہوئی آئی اور کہنے لگی: ہمارے بادشاہ کی نیّت خراب ہو گئی ہے۔ بادشاہ بولا: تمہیں اِس کا کیسے عِلم ہوا؟ کہنے لگی: " پہلے بآسانی رس نچُڑ جاتا تھا لیکن اب کی بار خوب زور لگانے کے باوُجُود بھی میں رس نہ نکال سکی۔" بادشاہ نے فوراً باغ چھیننے کی بُری نیّت تَرک کر دی

اور کہا: ایک بار پھر جاؤاور کوشش کرو۔ چُنانچِہ وہ گئی اور بآسانی رس نکال کر لانے میں کامیاب ہو گئی۔(حیاۃ الحیوان الکبریٰ ج ا ص ۲۱۶، المنتظم فی تاریخ الملوک والامم لابن الجوزی ج ۱۶ ص ۳۱۰)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ نے بری نیت کا برا انجام ملاحظہ کیا ہمیں بھی چاہیے کہ جب بھی کوئی نیک و جائز کام کریں تو اچھی اچھی نیتیں بھی کر لینی چاہیے اور بری نیتوں سے بچتے رہنا چاہیے۔ اسی طرح جب کسی سنّت وغیرہ پر عمل کرنے کا موقع ملے تو اُس وقت دل میں نیّت حاضِر ہونی ضَروری ہے۔ مثلاً کپڑے پہنتے وَقت پہلے سیدھی آستین میں ہاتھ ڈالا، یا اُتارتے وَقت اُلٹی آستین سے پَہَل کی، اِسی طرح جوتے پہننے اُتارنے میں حسبِ عادت یہی ترکیب بنی یہ سب سنّتیں ہیں مگر عمل کرتے وَقت سُنَّت پر عمل کی بالکل ہی نیّت دل میں نہیں تھی تو یہ عمل "عبادت" نہیں "عادت" کہلائے گا سنَّت کا ثواب نہیں ملے گا۔

نیت کے متعلق ایک معلوماتی فتویٰ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے اب "دارُالافتاء اہلسنَّت" کا نیّت کے مُتَعَلِّق ایک معلوماتی فتویٰ مُلاحظہ فرمایئے: بے شک بِغیر نیّت کے کسی عملِ خیر کا ثواب نہیں ملتا بلکہ اس طرح یہ (بِلا نیّت کی جانے والی) عبادَتیں "عادَتیں" بن جاتی ہیں۔ کسی عملِ خیر میں نیَّت کا مطلب یہ ہے کہ جو عمل کیا جارہا ہے دل اس کی طرف مُتَوَجِّہ ہو اور وہ عمل اللہ تعالیٰ کی رِضا کے لئے کیا جارہا ہو، اس نیَّت سے عبادت اور عادت میں فرق کرنا مقصود ہوتا ہے۔ اس سے پتا چلا کہ دل کا مُتَوَجِّہ ہونا اور اللہ تعالیٰ کی رِضا پیشِ نظر ہونا ہی نیَّت ہے اور اِسی سے عبادت اور عادت میں فرق ہوتا ہے لہٰذا اگر عبادت میں نیّت کرلی جائے تو ثواب ملتا ہے اور اگر نیّت نہ کی جائے تو عمل عادت بن جاتا ہے اور اس پر ثواب بھی نہیں ملتا جیسا کہ حضرت علّامہ علی قاری علیہ رحمۃ اللہ الباری فرماتے ہیں: اَلنِّيَّةُ لُغَةً: اَلْقَصْدُ وَشَرْعًا تَوَجُّهُ الْقَلْبِ نَحْوَ الْفِعْلِ ابْتِغَاءَ لِوَجْهِ اللهِ

وَالْقَصْدُ بِهَا تَمْيِيْزُالْعِبَادَةِعَنِ الْعَادَةِ۔ یعنی نیّت کے لُغوی معنیٰ ہیں : "قصدوارادہ" اورشرعی معنیٰ ہیں : جو عمل کرنے لگے ہیں، دل کو اُس کی طرف مُتَوَجِّہ کرنا اور وہ عمل اللہ عزوجل کی رِضا کے لئے کیا جارہا ہو اور نیّت سے "عبادت" اور" عادت" میں فرق کرنا مقصود ہوتا ہے۔ (مِرقاۃُالمفاتیح ج۱ص ۹۴) لیکن اس کے ساتھ یہ یاد رہے کہ بہُت سے اعمال ایسے ہیں کہ جن میں ہم محسوس کرتے ہیں کہ یہ محض عادت کے طور پر کر رہے ہیں حالانکہ اِس میں بھی "عبادت کی نیّت" موجود ہوتی ہے اور اس کا اِحساس اِس لئے کم ہوتا ہے کہ ابتِداءً یا بطورِ خاص جس قَدر توجُّہ دی جاتی ہے وہ بارہا عمل کرنے کی وجہ سے برقرار نہیں رہتی ۔ ہاں اگر اَصلاً (یعنی بِالکل) ہی نیّت کچھ نہ ہو تو اُس پر واقعی کوئی ثواب نہیں۔وَاللّٰہُ تَعالٰی وَرَسُولُہٗ اَعلَم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے نیت کی برکت سے ایک مباح کام جسے ہم عادت کے طور پر کرتے ہیں اگر یہ کام انجام دینے سے پہلے اچھی اچھی نیتیں کرلی جائیں تو یہ ہماری عادت عبادت بن جائے گی اور ہمارے نامہ اعمال میں ڈھیروں نیکیاں لکھی جائیں گی۔لہٰذا سمجھدار وہی ہے جو ثواب اکٹھا کرنے کے لیے اچھی اچھی نیتیں کرتا رہے۔ ہمارے بزرگان دین رحمہم اللہ المبین بھی ہر جائز ونیک کام سے پہلے نیتیں کیا کرتے تھے۔ چنانچہ

پہلے کے مسلمان باقاعدہ علمِ نیت سیکھتے تھے

حضرتِ سیِّدُنا سُفیان ثَوری علیہ رحمۃاللہ القوی نے فرمایا: " جیسے سَلَف (یعنی پہلے کے مسلمان) عِلم حاصِل کرتے تھے اسی طرح عمل کیلئے علمِ نیّت بھی سیکھتے تھے۔" (قُوتُ القلُوب ج۲ص۲۶۷) حضرتِ سیِّدُنا سَرِی سَقَطی رحمۃاللہ تعالٰی علیہ نے فرمایا: " خلوصِ نیّت (اچھی نیت) کے ساتھ دو رکعتیں پڑھنا

تیرے لیے ستّر احادیث لکھنے سے بہتر ہے۔" یا یہ فرمایا کہ "سات سو احادیث لکھنے سے بہتر ہے۔" (قُوتُ القلُوب ج ۲ ص ۲۷۴)

حضرتِ سیِّدُنا ابنِ مبارَک رحمۃاللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا: "کئی چھوٹے عمل ایسے ہیں جن کو نیّت بڑا عمل بنا دیتی ہے۔" (ایضاً ص ۲۷۵)

ایک بُزُرگ رحمۃاللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: میں ہر کام میں نیّت پسند کرتا ہوں حتّٰی کہ کھانے، پینے، سونے اور بیتُ الخلا (یعنی لیٹرین) میں داخِل ہونے کیلئے بھی۔ (اِحیاءُ العُلوم ج ۵ ص ۹۸)

جی ہاں ایک صاحِب چھت پر بال بنا رہے تھے، اُنہوں نے اپنی بیوی کو آواز دی کہ میری کنگھی لانا۔ عورَت نے پوچھا: کیا آئینہ بھی لیتی آؤں؟ وہ تھوڑی دیر خاموش رہے۔ پھر فرمایا: ہاں۔ کسی سُننے والے نے جواب فوراً نہ دینے کی وجہ دریافت کی تو فرمایا: میں نے ایک نیّت کے ساتھ اپنی زوجہ کو کنگھی لانے کے لیے کہا تھا، جب اُنہوں نے آئینہ لانے کا پوچھا تو اُس وقت آئینے کے سلسلے میں میری کوئی نیّت نہ تھی لہٰذا میں نے نیّت بنانے کیلئے غور و فکر کیا، حتّٰی کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے نیّت عنایت فرمائی اس پر میں نے کہدیا: ہاں۔ وہ بھی لے آیئے۔ (قُوتُ القلُوب ج ۲ ص ۲۷۴)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی، حضرت علامہ مولانا ابو بلال، محمد الیاس عطار قادِری رضوی، ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے نیت کی اہمیت اجاگر کرنے اور آخرت کے لیے ثواب اکٹھا کرنے کیلئے نیتوں کے بارے میں ایک مایہ ناز رسالہ بنام "ثواب بڑھانے کے نسخے" مرتب فرمایا۔ آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے اس رسالے میں 72 کاموں کی مختلف نیتیں لکھیں ہیں۔ لہٰذا ہمیں بھی حصول ثواب کی خاطر حسبِ حال یعنی اپنی اُس وَقت کی قلبی کیفیّت اور موقع کی مناسَبَت سے نیّتیں کرنی چاہیے، تاہم علمِ نیّت رکھنے والا ان میں اضافہ کر سکتا ہے۔

آیئے اس رسالے سے چند کاموں کی اچھی اچھی نیتیں سنتے ہیں۔

(1) صبح سویرے یہ نیّت کرلیجئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں ہر صبح سویرے اس طرح نیت کرلینی چاہئیے کہ "آج کا دن آنکھ، کان، زبان اور ہر عُضْو (یعنی جسم کے ہر حصے) کو گناہوں اور فُضولیات سے بچاتے ہوئے نیکیوں میں گزاروں گا "۔(ثواب بڑھانے کے نسخے)

1 (2) پانی پینے کی نیّتیں

۞ عبادت پر قُوَّت اور حسبِ ضَرورت کسبِ حلال کیلئے بھاگ دوڑ کیلئے طاقت حاصِل کروں گا ۞ گلاس بھرنے اور پینے کے دَوران ایک قطرہ بھی ضائع نہیں ہونے دوں گا ۞ بیٹھ کر، بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھ کر، اُجالے میں دیکھ کر، سیدھے ہاتھ سے، چوس چوس کر، تین سانس میں پیوں گا ۞ پی چکنے کے بعد الحمد للہ کہوں گا ۞ گلاس میں بچے ہوئے پانی کا ایک قطرہ بھی نہیں پھینکوں گا۔

2 (3) وُضو کی نیّتیں

۞ حکمِ الٰہی بجالاتے ہوئے وُضو کرتا ہوں ۞ بِسْمِ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ کہوں گا ۞ اِتِّباعِ سنّت میں مِسواک کروں گا اوراِس کے ذَرِیعے ذِکر و دُرُود کیلئے منہ کی پاکیزگی حاصِل کروں گا ۞ مکروہات اور ۞ پانی کے اِسراف سے بچوں گا ۞ فرائض، سُنَن اور مُستَحَبّات کا خیال رکھوں گا ۞ ہر عُضْو دھونے کے دَوران دُرُود شریف پڑھوں گا ۞ فارغ ہو کر یہ دُعا: (اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ التَّوَّابِیْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِیْنَ۔ترجمہ: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ مجھے کثرت سے توبہ کرنے والوں میں بنادے اور مجھے پاکیزہ لوگوں میں شامل کردے۔) پڑھوں گا ۞ آسمان کی طرف دیکھ کر کلمۂ شہادت اور سورۃ القدر پڑھوں گا ۞ آخر میں باطِنی وُضو کیلئے گناہوں سے

توبہ کروں گا۔

3 (4) مسجد میں جانے کی نیّتیں

۞ نماز کے لئے جاتا ہوں ۞ مُؤَذِّن کی دعوت (یعنی نماز کیلئے بلانا) قَبول کرتا ہوں ۞ جو مسلمان راستے میں ملا اُسے سلام کروں گا ۞ سلام کرنے والے کو جواب دوں گا ۞ بن پڑا تو کم از کم ایک مسلمان کو رغبت دلا کر نماز کیلئے ساتھ لیتا جاؤں گا ۞ مسجد کی زیارت کروں گا ۞ مسجد میں داخِل ہوتے وَقت سیدھے اور باہَر نکلتے وقت اُلٹے پاؤں سے پہل کر کے اِتِّباعِ سنّت کروں گا ۞ داخِل ہونے اور باہَر نکلنے کی مسنون دعائیں (اوّل آخِر دُرُود شریف کے ساتھ) پڑھوں گا 2 اِعتِکاف کروں گا (اِس اِعتِکاف کے لئے روزہ شرط نہیں اور یہ ایک لمحے کا بھی ہو سکتا ہے) 2 مسلمانوں سے سلام و مُصافَحہ کروں گا ۞ اَمْرٌ بِالْمَعْرُوف وَنَہْیٌ عَنِ الْمُنْکَر (یعنی نیکی کا حکم دینا اور بُرائی سے منع کرنا) کروں گا ۞ نمازِ با جماعت میں مسلمانوں کے قُرب کی بَرَکتیں حاصِل کروں گا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

دعا مانگنے کی نیتیں

(۱) اللہ رب العزت کی اطاعت کرتے ہوئے عبادت سمجھ کر اتباع سنت میں دعا مانگوں گا (۲) شروع میں حمد و صلوٰۃ اور آخر میں درود شریف پڑھوں گا۔

وضو کی نیتیں

(۱) حکمِ الٰہی بجا لاتے ہوئے وضو کروں گا (۲) بسم اللہ والحمدللہ کہوں گا (۳) اتباع سنت میں مسواک کروں گا اور اس کے ذریعے ذکر و درود کے لئے منہ کی پاکیزگی حاصل کروں گا (۴) پانی کے اسراف سے بچوں گا (۵) ہر عضو دھونے کے دوران درود شریف پڑھوں گا (٦) آخر میں باطنی وضو کیلئے گناہوں سے توبہ کروں گا۔ بیت الخلاء جانے کی نیتیں

(۱) بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھ کر سر ڈھانپ کر اول آخر درود شریف کے ساتھ مسنون دعا پڑھ کر داخل ہونے میں اتباع سنت میں اُلٹے پاؤں سے پہل کروں گا (۲) ستر کھلا ہونے کی صورت میں قبلے کی طرف منہ اور پیٹھ کرنے سے بچوں گا (۳) نکلتے وقت اتباع سنت میں پہلے سیدھا پاؤں باہر رکھوں گا (۴) باہر نکل آنے کے بعد درود شریف کے ساتھ مسنون دعا پڑھوں گا

عمامہ شریف باندھنے کی نیتیں

قبلہ رُو کھڑے ہو کر بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیم ط پڑھ کر بہ نیت سنت' سفید کپڑے کی سر سے چپکی ہوئی ٹوپی پر عمامہ باندھوں گا(۲) سنت کے مطابق شملہ چھوڑوں گا عمامہ شریف اور ٹوپی وغیرہ کو تیل سے بچانے کے لئے ضرور تاسر بند کی سنت اپناؤں گا۔

تلفظات+اصطلاحات

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

{تلفظات}

نمبر شمار	غلط تلفظ	صحیح تلفظ	نمبر شمار	غلط تلفظ	صحیح تلفظ	نمبر شمار	غلط تلفظ	صحیح تلفظ
1	مَدْنِیْ	مَدَنِیْ	5	عُلْمَاء	عُلَمَاء	9	مُصَافَحْہ	مُصَافَحَہْ
2	عَرْبِیْ	عَرَبِیْ	6	وَاپِسْ	وَاپَس	10	رَجُوْع	رُجُوْع
3	مُطَالِعَہْ	مُطَالَعَہْ	7	مُحَبَّتْ	مَحَبَّتْ	11	مِحْشَرْ	مَحْشَرْ
4	بَرْکَتْ	بَرَکَتْ	8	شَرْعِیْ	شَرَعِیْ	12	دَرُسْتْ	دُرُسْتْ

{اصطلاحات}

نمبرشمار	اس کے بجائے	یہ کہئے	نمبرشمار	اس کے بجائے	یہ کہئے
1	رابطہ کمیٹی	مجلسِ رابطہ	4	نعت خوانی کا پروگرام	اجتماعِ ذکر و نعت
2	خدمت	خیر خواہی	5	خواتین کا اجتماع	اسلامی بہنوں کا اجتماع
3	محنت کریں	کوشش کریں	6	بندے، لڑکے، بھائی	اسلامی بھائی

{مَدَنی انعامات}

مَدَنی انعام نمبر 1: کیا آج آپ نے اچھی اچھی نیتیں کیں؟

مَدَنی انعام نمبر2: پانچوں نمازیں تکبیر اولیٰ کے ساتھ پہلی صف میں باجماعت ادا کیں؟

مَدَنی انعام نمبر3: ہر نماز کے بعد آیۃُ الکُرسی، تسبیح فاطِمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا، سُوْرَۃُ الْاِخْلَاص اور رات میں سُوْرَۃُ الْمُلک پڑھی؟

مَدَنی انعام نمبر4: اذان واِقامت کا جواب دیا؟

مَدَنی انعام نمبر5: کچھ نہ کچھ شَجَرہ شریف کے اَوْراد اور 313 دُرُود شریف پڑھے؟

مَدَنی انعام نمبر6: مسلمانوں کو سلام کیا؟

مَدَنی انعام نمبر7: گھر میں اور باہَر آپ اور جی سے گُفتگو کی؟

سنتیں آداب

"السَّلامُ علیکُم" کے گیارہ حُرُوف کی نسبت سے سلام کے 11 مَدَنی پھول

(1) مسلمان سے ملاقات کرتے وقت اُسے سلام کرنا سنّت ہے (2) مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ بہارِ شریعت حصہ 16 صَفحہ 102 پر لکھے ہوئے جُزیئے کا خلاصہ ہے: ''سلام کرتے وَقت دل میں یہ نیّت ہو کہ جس کو سلام کرنے لگا ہوں اِس کا مال اور عزّت وآبرو سب کچھ میری حفاظت میں ہے اور میں ان میں سے کسی چیز میں دَخل اندازی کرنا حرام جانتا ہوں'' (3) دن میں کتنی ہی بار ملاقات ہو، ایک کمرہ سے دوسرے کمرے میں بار بار آنا جانا ہو وہاں موجود مسلمانوں کو سلام کرنا کارِ ثواب ہے (4) سلام میں پہل کرنا سنّت ہے (5) سلام میں پہل کرنے والا اللہ عَزَّوَجَلَّ کا مُقرّب ہے (6) سلام میں پہل کرنے والا تکبُّر سے بھی بری ہے۔ جیساکے میرے مکّی مَدَنی آقا میٹھے میٹھے مصطفٰے صلّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم کا فرمانِ باصفا ہے: پہلے سلام کہنے والا تکبُّر سے بَری ہے۔ (شُعَبُ الایمان ج۶ ص ۴۳۳) (7) سلام (میں پُہل) کرنے والے پر 90 رَحمتیں اور جواب دینے والے پر 10 رَحمتیں نازِل ہوتی ہیں (کیمیائے سعادت) (8) السَّلامُ علیکم کہنے سے 10 نیکیاں ملتی ہیں ۔ ساتھ میں وَ رَحمَۃُ اللہ بھی کہیں گے تو 20 نیکیاں ہو جائیں گی ۔ اور وَبَرَکاتُہ، شامل کریں گے تو 30 نیکیاں ہو جائیں گی۔ بعض لوگ سلام کے ساتھ جنَّتُ المقام اور دوزخُ الحرام کے الفاظ بڑھا دیتے ہیں یہ غلط طریقہ ہے۔ بلکہ مَن چلے تو معاذاللہ یہاں تک بک جاتے ہیں: آپ کے بچّے ہمارے غلام ۔ میرے آقا اعلیٰ حضرت ، اِمامِ اَہلسنّت، مولیٰناشاہ امام اَحمد رضا خان علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن فتاوٰی رضویہ جلد 22 صَفحہ 409 پر فرماتے ہیں: کم از کم السَّلامُ علیکم اوراس سے بہتر وَرَحمَۃُ

اللہ ملانا اور سب سے بہتر وَبَرَکَاتُہٗ، شامل کرنا اور اس پر زِیادَت نہیں۔ پھر سلام کرنے والے نے جتنے الفاظ میں سلام کیا ہے جواب میں اتنے کا اعادہ تو ضَرور ہے اور افضل یہ ہے کہ جواب میں زیادہ کہے۔ اس نے السَّلامُ علیکم کہا تو یہ وعَلَیکُمُ السَّلام وَرَحمَۃُ الله کہے۔ اور اگر اس نے السَّلامُ علیکم وَرَحمَۃُ الله کہا تو یہ وَعَلیکمُ السَّلامُ وَرَحمَۃُ اللهِ وَبَرَکاتُہٗ کہے اور اگر اس نے وبَرَکاتُہٗ تک کہا تو یہ بھی اتنا ہی کہے کہ اس سے زِیادَت نہیں۔ والله تعالیٰ اعلم (9) اِسی طرح جواب میں وَعَلَیکُمُ السَّلامُ وَرَحمَۃُ اللهِ وَبَرَکاتُہٗ کہہ کر 30 نیکیاں حاصِل کی جاسکتی ہیں (10) سلام کا جواب فوراً اور اتنی آواز سے دینا واجِب ہے کہ سلام کرنے والا سُن لے (11) سلام اور جوابِ سلام کا دُرُست تلفُّظ یاد فرما لیجئے ۔ پہلے میں کہتا ہوں آپ سُن کر دوہرائیے: اَلسَّلامُ عَلَیکُمْ (اَسْ۔ سَلا۔مُ ۔ عَلَے ۔ کُمْ) اب پہلے میں جواب سناتا ہوں پھر آپ اس کو دوہرائیے: وَعَلَیکُمُ السَّلام (وَ۔عَ۔لَیکُ۔مُسْ۔سَلام)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللهُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

نماز کے احکام

وضو

سارا بدن پاک ہوگیا!

دو حدیثوں کا خُلاصہ ہے: جس نے بسم اللّٰہ کہہ کر وُضو کیا اس کا سر سے پاؤں تک سارا جسم پاک ہو گیا اور جس نے بغیر بسم اللّٰہ کہے وُضو کیا اُس کا اُتنا ہی بدن پاک ہو گا جتنے پر پانی گزرا۔ (سُنَن دارقُطنی ج۱ص۱۰۸،۱۰۹حدیث۲۲۸،۲۲۹)

حضرتِ سیِّدُنا ابُوہریرہ سے روایت ہے کہ سرکارِمدینہ،سلطانِ باقرینہ،قرارِ قلب وسینہ،فیض گنجینہ،صاحِبِ مُعَطّر پسینہ،باعثِ نُزُولِ سکینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "اے ابُوہریرہ ()جب تم وُضوکر و توبسم اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہ کہہ لیاکروجب تک تمھارا وُضوباقی رہے گااُس وَقْت تک تمھارے فرِشتے(یعنی کِراماً کاتِبین) تمہارے لئے نیکیاں لکھتے رہیں گے۔"

(اَلْمُعْجَمُ الصَّغیر لِلطَّبَرانِی ج۱ص۷۳حدیث ۱۸۶)

باوُضوسونے کی فضیلت:

حدیثِ پاک میں ہے: باوُضو سونے والا روزہ رکھ کر عبادت کرنے والے کی طرح ہے۔

(کنزُالعُمّال ج۹ص۱۲۳حدیث۲۵۹۹۴)

میرے آقا اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان فرماتے ہیں:ہمیشہ باوُضو رہنا مُستحَب ہے۔

مُصیبتوں سے حفاظت کا نسخہ:

اللہ عزوجل نے حضرتِ سیِّدُنا موسیٰ کلیمُ اللہ سے فرمایا: "اے موسیٰ !اگر بے وُضو ہونے کی صورت میں تجھے کوئی مصیبت پہنچے تو خود اپنے آپ کو ملامت کرنا۔" (شُعَبُ الْاِیمان ج۳ص۲۹رقم۲۷۸۲)'

فتاوٰی رضویہ" میں ہے :ہمیشہ باوُضُو رہنا اسلام کی سُنَّت ہے۔ (فتاوٰی رضویہ مُخَرَّجہ ج۱ص۷۰۲)

میرے آقا امامِ اہلسنّت امام احمد رضا خان فرماتے ہیں : بعض عارِفین ()نے فرمایا:جو ہمیشہ باوُضو رہے اللہ عزوجل اُس کو سات فضیلتوں سے مُشرّف فرمائے :

{1} ملائکہ اس کی صُحبت میں رَغبت کریں {2} قلم اُس کی نیکیاں لکھتا رہے{3} اُس کے اَعضاء تسبیح کریں {4} اُس سے تکبیرِ اُولیٰ فوت نہ ہو {5}جب سوئے کچھ فرشتے بھیجے کہ جِنّ و اِنس کے شَر سے اُس کی حِفاظت کریں {6}سکراتِ موت اس پر آسان ہو{7} جب تک باوُضو ہو امانِ الٰہی میں رہے۔ (اَیْضاً ص۷۰۲،۷۰۳)

دُگنا ثواب:

یقیناسردی ،تھکن یا نزلہ، زُکام ، دردِ سر اوربیماری میں وُضو کرنا دشوار ہوتا ہے مگر پھر بھی کوئی ایسے وقت وُضو کرے جبکہ وُضو کرنا دشوار ہو تو اس کو بحکمِ حدیث دُگنا ثواب ملے گا۔(اَلْمُعْجَمَ الْاَوْسَط لِلطَّبَرَانِی ج۴ص۱۰۶حدیث ۵۳۶٦)

وُضو کا طریقہ(حنفی)

کعبۃُ اللہ شریف کی طرف منہ کر کے اُونچی جگہ بیٹھنا مستحَب ہے۔وُضو کیلئے نیّت کرنا سنّت ہے، نیّت نہ ہو تب بھی وضو ہو جائے گامگر ثواب نہیں ملے گا۔نیّت دل کے ارادے کو کہتے ہیں ،دل میں نیّت ہوتے ہوئے زَبان سے بھی کہہ لینا افضل ہے لہٰذا زبان سے اِس طرح نیّت کیجئے کہ میں حکمِ الٰہی بجا لانے اور پاکی حاصل کرنے کیلئے وُضو کر رہا ہوں۔بسمِ اللہ کہہ لیجئے کہ یہ بھی سنّت ہے۔بلکہ بسمِ اللہِ وَالحمدُ لِلّٰہ کہہ لیجئے کہ جب تک باوُضو رہیں گے فِرِشتے نیکیاں لکھتے رہیں گے۔۱۔اب دونوں ہاتھ تین تین بارپَہنچوں تک دھویئے، (نَل بند کرکے) دونوں ہاتھوں کی اُنگلیوں کا خِلال بھی کیجئے۔کم از کم تین تین بار دائیں بائیں اُوپر نیچے کے دانتوں میں مِسواک کیجئے اور ہر بارمِسواک کو دھولیجئے۔حُجَّۃُ الْاِسلام حضرت سیِّدُنا امام محمد بن محمد بن محمد غزالی فرماتے ہیں : ''مسواک کرتے وقت نَماز میں قراٰنِ مجید کی قِراءَت(قِرا۔ءَ ت) اور ذِکرُ اللہ کے لئے مُنہ پاک کرنے کی نیّت کرنی چاہئے۔'' ۲۔اب سیدھے ہاتھ کے تین چُلّو پانی سے(ہر بار نل بند کرکے) اس طرح تین کُلّیاں کیجئے کہ ہر بارمُنہ کے ہر پرزے پر (حلق کے کَنارے تک) پانی بہ جائے ،اگر روزہ نہ ہو تو غَرغَرہ بھی کرلیجئے۔پھر سیدھے ہی ہاتھ کے تین چُلّو(اب ہر بار آدھا چُلّو پانی کافی ہے) سے (ہر بار نل بند کرکے) تین بار ناک میں

نرم گوشت تک پانی چڑھائیے اور اگر روزہ نہ ہو تو ناک کی جڑ تک پانی پہنچائیے، اب(نل بند کرکے) اُلٹے ہاتھ سے ناک صاف کرلیجئے اور چھوٹی اُنگلی ناک کے سُوراخوں میں ڈالئے۔تین بار سارا چِہرہ اِس طرح دھوئیے کہ جہاں سے عادۃًسر کے بال اُگنا شروع ہوتے ہیں وہاں سے لیکرٹھوڑی کے نیچے تک اور ایک کان کی لو سے دوسرے کان کی لو تک ہر جگہ پانی بہ جائے۔ اگر داڑھی ہے اور اِحرام باندھے ہوئے نہیں ہیں تو(نل بند کرنے کے بعد) اِسطرح خِلال کیجئے کہ اُنگلیوں کو گلے کی طرف سے داخِل کر کے سامنے کی طرف نکالئے۔پھر پہلے سیدھا ہاتھ اُنگلیوں کے سرے سے دھونا شروع کر کے کہنیوں سمیت تین بار دھوئیے۔اِسی طرح پھر اُلٹا ہاتھ دھولیجئے۔دونوں ہاتھ آدھے بازو تک دھونا مستحب ہے۔اکثر لوگ چُلو میں پانی لیکر پہنچے سے تین بار چھوڑ دیتے ہیں کہ کہنی تک بہتا چلا جاتا ہے اس طرح کرنے سے کہنی اور کلائی کی کروٹوں پر پانی نہ پہنچنے کا اندیشہ ہے لہٰذا بیان کردہ طریقے پر ہاتھ دھوئیے۔اب چُلو بھر کر کہنی تک پانی بہانے کی حاجت نہیں بلکہ (بِغیر اجازتِ صحیحہ ایسا کرنا) یہ پانی کا اِسرا ف ہے ۔اب(نل بند کرکے) سر کا مسح اِس طرح کیجئے کہ دونوں انگوٹھوں اور کلمے کی اُنگلیوں کو چھوڑ کر دونوں ہاتھ کی تین تین اُنگلیوں کے سِرے ایک دوسرے سے مِلا لیجئے اور پیشانی کے بال یا کھال پر رکھ کر کھینچتے ہوئے گُدّی تک اِس طرح لے جایئے کہ ہتھیلیاں سَر سے جُدا ر ہیں، پھر گدّی سے ہتھیلیاں کھینچتے ہوئے پیشانی تک لے آیئے،اِکلمے کی اُنگلیاں اور انگوٹھے اِس دوران

سَر پر بالکل مَس نہیں ہونے چاہئیں ، پھر کلمے کی اُنگلیوں سے کانوں کی اندرونی سَطح کا اور اَنگوٹھوں سے کانوں کی باہری سَطح کا مَسح کیجئے اورچُھنگلیاں (یعنی چھوٹی انگلیاں) کانوں کے سُوراخوں میں داخِل کیجئے اور اُنگلیوں کی پُشت سے گردن کے پچھلے حصّے کا مَسح کیجئے۔بعض لوگ گلے کا اور دھلے ہوئے ہاتھوں کی کہنیوں اور کلائیوں کا مَسح کرتے ہیں یہ سنّت نہیں ہے۔سر کا مسح کرنے سے قبل ٹونٹی اچھی طرح بند کر نے کی عادت بنالیجئے بِلا وجہ نل کھلا چھوڑ دینا یا اَدھورا بند کرنا کہ پانی ٹپک کر ضائع ہوتارہے اِسراف وگناہ ہے۔پہلے سیدھا پھر اُلٹا پاؤں ہر بار اُنگلیوں سے شُروع کرکے ٹخنوں کے او پر تک بلکہ مستحَب ہے کہ آدھی پِنڈلی تک تین تین باردھولیجئے۔دونوں پاؤں کی اُنگلیوں کا خِلال کرنا سنّت ہے۔(خِلال کے دَوران نل بند رکھئے) اس کا مُستحَب طریقہ یہ ہے کہ اُلٹے ہاتھ کی چھنگلیا سے سیدھے پاؤں کی چھنگلیا کا خِلا ل شروع کر کے انگوٹھے پر ختم کیجئے اور اُلٹے ہی ہاتھ کی چھنگلیا سے اُلٹے پاؤں کے انگوٹھے سے شروع کر کے چھنگلیاپر ختم کرلیجئے۔(عامۂ کُتُب)حُجَّۃُ الْاِسلام حضرت سیِّدُنا امام محمدبن محمد بن محمد غزالی فرماتے ہیں:ہر عُضْو دھوتے وقت یہ امید کرتا رہے کہ میرے اِس عُضْو کے گناہ نکل رہے ہیں

لفظ "اللّٰہ" کے چار حُروف کی نسبت سے وُضو کے چار فرائض

(۱) چِہرہ دھونا (۲) کُہنیوں سَمیت دونوں ہاتھ دھونا (۳) چوتھائی سر کا مَسح کرنا (۴) ٹَخنوں سَمیت دونوں پاؤں دھونا۔ (فتاویٰ عالمگیری ج۱ ص۳)

دھونے کی تعریف

کسی عُضو (عُضْ۔وْ) کو دھونے کے یہ معنٰی ہیں کہ اس عُضْوْ کے ہر حصّہ پر کم از کم دو قطرے پانی بہہ جائے۔ صرف بھیگ جانے یا پانی کو تیل کی طرح چُپڑ لینے یا ایک قَطرہ بہہ جانے کو دھونا نہیں کہیں گے نہ اِس طرح وُضو یا غسل ادا ہو گا۔ (مراقی الفلاح مع حاشیۃ الطحطاوی ص۵۷، فتاویٰ رضویہ ج۱ ص۲۱۸)

"یااِلٰہَ العٰلَمین" کے بارہ حُروف کی نسبت سے وُضو کی 12 سنّتیں

"وضو کا طریقہ" (حنفی) میں بعض سنّتوں اور مُستحبّات کا بیان ہوچُکا ہے اس کی مزید وَضاحت مُلاحظہ فرمایئے۔ (۱) نِیّت کرنا (۲) بِسمِ اللہ پڑھنا۔ اگر وُضو سے قبل بسم اللہِ وَالحَمْدُ لِلّٰہ کہہ لیں تو جب تک باوُضو رہیں گے فِرِشتے نیکیاں لکھتے رہیں گے۔ (مجمع الزوائد ج۱ ص۵۱۳ رقم الحدیث ۱۱۱۲)

(۳) دونوں ہاتھ پہنچوں تک تین بار دھونا (۴) تین بار مِسواک کرنا (۵) تین چُلّو سے تین بار کُلّی کرنا (۶) روزہ نہ ہو تو غَرغَرہ کرنا (۷) تین چُلّو سے تین بار ناک میں پانی چڑھانا

(۸) داڑھی ہو تو (احرام میں نہ ہونے کی صورت میں)اس کا خِلال کرنا (۹) ہاتھ پاؤں کی اُنگلیوں کاخِلال کرنا (۱۰) پورے سر کا ایک ہی بار مسح کرنا (۱۱) کانوں کا مسح کرنا (۱۲) فرائض میں ترتیب قائم رکھنا (یعنی فرض اَعضاء میں پہلے منہ پھر ہاتھ کہنیوں سمیت دھونا پھر سرکا مسح کرنا اورپھر پاؤں دھونا) اور پے در پے وُضو کرنا یعنی ایک عُضوسوکھنے نہ پائے کہ دوسرا عُضو دھو لینا ۔(الدرالمختار معہ رَدُّالمحتار ج۱ص۲۳۵۔فتاویٰ عالمگیری ج۱ص۶)

مُسْتَعْمَل پانی کا اَہَم مسئلہ

اگر بے وُضو شخص کا ہاتھ یا اُنگلی کا پَورایا ناخُن یا بدن کا کوئی ٹکڑا جو وُضو میں دھویا جاتاہو جان بوجھ کر یا بھول کر دَہ دَرْ دَہ(یعنی سو ہاتھ/ پچیس گز /دو سو پچیس فُٹ،سے کم پانی (مَثَلًا پانی سے بھری ہوئی بالٹی یا لوٹے وغیرہ) میں پڑجائے تو پانی مُستَعمَل(یعنی استعمال شُدہ) ہو گیا اوراب وُضو اور غسل کے لائق نہ رہا۔اِسی طرح جس پرغُسل فرض ہو اس کے جسم کا کوئی بے دُھلا ہوا حصّہ پانی سے چُھو جائے تو وہ پانی وُضو اور غُسل کے کام کانہ رہا۔ہاں اگر دُھلا ہاتھ یا دُھلے ہوئے بدن کا کوئی حصّہ پڑجائے تو حَرَج نہیں۔(بہارِ شریعت حصہ ۲ ص۴۸) (مُستَعمَل پانی اور وُضو و غسل کے تفصیلی اَحکام سیکھنے کیلئے بہارِشریعت حصّہ ۲ کا مطالَعَہ فرما ییَے)

کلام امیر اہلسنت

یا مصطفٰے عطا ہو اب اِذن، حاضِری کا

یا مصطفٰے عطا ہو اب اِذن، حاضِری کا	کرلوں نظارہ آکر میں آپ کی گلی کا
اِک بار تو دِکھا دو رَمضان میں مدینہ	بیشک بنالو آقا مہمان دو گھڑی کا
روتا ہوا میں آؤں داغِ جگر دکھاؤں	افسانہ بھی سناؤں میں اپنی بیکسی کا
میں سبز سبز گنبد کی دیکھ لوں بہاریں	اب اِذن دیدو آقا تم مجھ کو حاضِری کا
یا مصطفٰے! گناہوں کی عادَتیں نکالو	جذبہ مجھے عطا ہو سنّت کی پَیروی کا
اللہ! حُبِّ دنیا سے تُو مجھے بچانا	سائل ہوں یاخدا میں عشقِ محمدی کا
فخر و غُرور سے تُو مولیٰ مجھے بچانا	یارب! مجھے بنا دے پیکر تُو عاجِزی کا
ایماں پہ ربِّ رَحمت دیدے تُو اِستِقامت	دیتا ہوں واسِطہ میں تجھ کو ترے نبی کا
ہو ہر نَفَس مدینہ دھڑکن میں ہو مدینہ	جب تک نہ سانس ٹوٹے سرکار زندَگی کا
دنیا کے تاجدارو! تم سے مجھے غَرَض کیا!	منگتا ہوں میں تو منگتا سرکار کی گلی کا
اللہ! اِس سے پہلے ایماں پہ موت دیدے	نقصاں مرے سبب سے ہو سنّتِ نبی کا
الفت کی بھیک دیدو دیتا ہوں واسِطہ میں	صدّیق کا عمر کا عثمان کا علی کا
کچھ نیکیاں کمالے جلد آخِرت بنالے	کوئی نہیں بھروسا اے بھائی! زندَگی کا
میزان پہ سب کھڑے ہیں اعمال تُل رہے ہیں	رکھ لو بھرم خدارا! عطّار قادِری کا

اشارے

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

سبق نمبر 1

اذکار

1	بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم	2	اَللّٰہُ	3	مَاشَآءَ اللّٰہُ
4	اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ	5	اَللّٰہ ھُوْ	6	اَلْحَمْدُ لِلّٰہ
7	لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ	8	اَللّٰہُ اَکْبَرُ	9	اَسْتَغْفِرُ اللّٰہ
10	نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف	11	سُبْحَانَ اللّٰہ	12	جَزَاكَ اللّٰہ
13	اِلَّا اللّٰہُ اِلَّا اللّٰہ	14	اِنْ شَآءَ اللّٰہ	15	اٰمِیْن

نمازوں کے اشارے

1	نماز فجر	2	نماز ظہر	3	نماز عصر
4	نماز مغرب	5	نماز عشاء	6	نماز وتر
7	نماز تراویح	8	نماز جمعہ	9	نماز جنازہ
10	صلوۃ التوبہ	11	عید الفطر	12	عید الاضحیٰ

مجلس مدنی کورسز (دعوت اسلامی)

رنگ برنگے مدنی پھول

مستقل قفل مدینہ کی آسانیاں

مستقل قفلِ مدینہ سے متعلق چند سوالات اور ان کے جوابات

سوال 1: مستقل قفلِ مدینہ سے متعلق ایسے مَدَنی پھول عطا فرد یجئے کہ جس میں اس کی وضاحت کے ساتھ ساتھ اس پر عمل کا آسان طریقہ اور مختلف صورتیں بھی ہوں تاکہ اسلامی بھائی کو کام کاج، گھر وغیرہ میں مستقل قفل مدینہ لگانے میں آسانی ہو کہ کام کاج، گھر کا ماحول و دیگر افراد بھی متاثر نہ ہوں اور فضول گفتگو سے بھی بچ جائیں۔

جواب: ماہِ رمضان المبارک میں شیخ طریقت امیر اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ نے "یومِ قفلِ مدینہ" کو "ماہِ قفلِ مدینہ" میں تبدیل فرمایا عالمی مَدَنی مرکز فیضان مدینہ (باب المدینہ کراچی) میں پورے ماہ کے اعتکاف میں موجود کئی اسلامی بھائیوں نے لبیک کہا اور ماہِ قفلِ مدینہ میں شامل ہو کر اس کی برکتیں لوٹتے رہے امیر اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ نے ماہِ قفلِ مدینہ میں شامل ممتاز اسلامی بھائیوں کو سوٹ پیس، عمامہ شریف وغیرہ تحائف

سے نوازا۔جب کہ بہتر اور مناسب کارکردگی والوں کو کتابیں عطا فرمائیں۔اور عید کے بعد باپانے اپنے گھر پر ممتاز اسلامی بھائیوں کی دعوت بھی کی۔اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ امیر اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ نے ماہِ رمضان المبارک کے آخری عشرے میں ماہِ قفلِ مدینہ کو مستقل قفلِ مدینہ تحریک میں شامل فرمایا۔اور اسلامی بھائیوں/بہنوں کی ایک تعداد اس تحریک میں ہاتھوں ہاتھ شامل ہوئی۔۔۔اکثریت نے اس تحریک کو یقیناً سراہا ہوگا۔مگر اسے مشکل جان کر اس تحریک میں شامل نہ ہوسکے۔اب مجلس کی طرف سے اس کی آسانیاں (جو کہ آگے آرہی ہیں) حاضرِ خدمت ہیں۔ان شآء اللہ عزوجل ان آسانیوں کو پاکر امید ہے کہ ہر خاص وعام اس تحریک میں شامل ہو سکے گا۔اور اس تحریک کے اصل مقصد کو پانے میں کچھ نہ کچھ کامیابی ہوگی۔۔۔"یوم قفلِ مدینہ "اور" **مستقل قفلِ مدینہ تحریک** "کا اصل مقصد فضول باتوں سے بچنا ہے۔فضول بات کرنے میں گناہ نہیں مگر فُضُول بولتے بولتے گناہوں بھری باتوں میں جاپڑنے کا سخت اندیشہ ہے(فضول باتوں کی مثالیں رسالہ خاموش شہزادہ صفحہ 19تا21پر ملاحظہ فرمائیں) حضرت سیدُنا امام ابو حامد محمد بن محمد بن غزالی علیہ الرحمۃ اللہ الوالی نے فضول باتوں کی مذمت فرمائی ہے فضول باتوں کے چار لرزہ خیز نقصانات رسالہ "خاموش شہزادہ" کے صفحہ 4تا5 میں پڑھے جاسکتے ہیں۔فضول تو فُضُول حضرت سیدُنا امام ابو حامد محمد بن محمد بن غزالی علیہ الرحمۃ اللہ الوالی کے فرمان کے مطابق فائدہ مند گفتگو کرنے میں بھی انسان خطرات میں گھرا ہوا ہے۔(خاموش شہزادہ صفحہ 28تا 29 ملاحظہ فرمائیں)۔ہائے! جائیں تو کہاں جائیں "مدینے"۔۔۔گناہوں بھری گفتگو سے ہر وقت بچنا ضروری ہے۔(جھوٹ، غیبت، بہتان، چغلی، دل آزاریاں، عیب دریاں، مزاق مسخریاں(ایسا مذاق جس سے کسی کو اذیت پہنچے حرام ہے)، راز کھولنا، جھگڑے اور نہ جانے کیا کیا۔) چاہے "یومِ قفلِ مدینہ "منائے نہ منائے "مستقل قفلِ مدینہ تحریک" کہ رکن ہوں نہ ہو۔اسلامی بھائی دفتر میں ہوں یا کہیں بھی ہوں۔۔۔غالباً گھر میں باہر کی نسبت قفلِ مدینہ کی زیادہ ضرورت ہے باہر تو پھر بھی مروت

میں کچھ نہ کچھ حفاظت ہو جاتی ہو گی۔ گھر میں بے احتیاطیاں بہت زیادہ ہوتی ہیں۔ میاں بیوی' ساس بہو' نند و بھاوج کے جھگڑوں کی ایک بہت بڑی وجہ زبان کی بے احتیاطیاں ہیں بلکہ دنیا میں جتنے جھگڑے فتنے فساد ہوتے ہیں ان میں زبان کا بہت بڑا کردار ہے۔۔۔ بچوں کے ساتھ بھی قفلِ مدینہ ضروری ہے جو مائیں بات بات پر ڈانٹ ڈپٹ کرتی ہیں اُن کا بچوں پر رعب جاتا رہتا اور بچے نافرمان اور ڈھیٹ ہو جاتے ہیں۔۔۔ گھر میں اسلامی بھائی بچوں اور بچوں کی امی کو کچھ نہ کچھ اشارے سکھائے اور ان کے ساتھ اشارے سے گفتگو کی ترکیب ہو سکتی ہے۔ بہت سارے اشارے ہمیں آتے بھی ہیں (آگے مثال آرہی ہے)۔ چاہے تو خود ساختہ اشاروں کی ترکیب کرلے۔ اور موقع محل کو دیکھتے ہوئے کچھ نہ کچھ بچوں کی امی کے ساتھ بھی لکھ کر گفتگو کی ترکیب ہو سکتی ہے۔ گھر میں مَدَنی ماحول بنانے کے 19 مَدَنی پھولوں والے مَدَنی انعام کا نفاذ ہو جائے تو بہت زیادہ آسانی ہو جائے گی۔

سوال2: مستقل قفلِ مدینہ پر عمل کے لیے کون کون سی آسانیاں اور رعایتیں ہیں؟

جواب: مستقل قفلِ مدینہ تحریک میں ممتاز بننے کے لئے لکھ کر گفتگو 25 بار' بہتر کے لئے 19 بار اور مناسب کیلئے 12 بار۔ اسی طرح اشارے سے' سامنے والے کے چہرے پر نگاہ گاڑے بغیر' قفلِ مدینہ عینک اور قفلِ مدینہ کارڈ کی ترکیب ہے۔ مَدَنی انعامات پر عمل۔ ان تینوں درجوں کی اسلامی بھائیوں کیلئے 26 دن فکرِ مدینہ ضروری ہے۔

آسانیاں اور رعایتیں

1۔ مہینے کے اکثر دنوں میں (یعنی 16 دن) بھی 19' 25 یا 12 بار لکھ کر بات کی تو ممتاز' بہتر اور مناسب مانا جائے گا۔

2۔ 25 کو 16 سے ضرب دینے پر حاصل ضرب 400 = آتا ہے۔ تو کسی نے اگر پورے مہینے میں 400

بار لکھ کر بات کی تو ممتاز مانا جائے گا۔

اسی طرح بہتر کیلئے 19ضرب304=16اور مناسب کے لئے 12ضرب192=16

اسی طرح اشارے سے 'سامنے والے کے چہرے پر نگاہ گاڑے بغیر' قفلِ مدینہ کا عینک اور قفلِ مدینہ کے کارڈ کی ترکیب ہو گی۔

لکھ کر گفتگو مشکل جب ہوتی ہے جب کہ کام کی بات ہم بولتے ہیں اور لکھنے کی باری آتی ہے تو اب سوچتے ہیں کہ کیا لکھوں۔ تو کام کی بات ہی لکھنی تھی۔ فضول بات نہیں مانی جائے گی۔۔۔

لکھ کر گفتگو

کسی سے لکھ کر گفتگو کی۔ مثلا! (1) آنے والی اتوار ہمارے نگران کابینات بعد نمازِ ظہر مدینہ مسجد میں تمام ڈویژن مشاورت کا مشورہ فرمائیں گے (2) ڈویژن مشاورت کو اطلاع کر دیں (3) وقت کی پابندی فرمائیں۔ (آپ اسے تین بار شمار کریں گے)

مجلس کی طرف سے آسانی:۔ (1) آنے والی اتوار (2) ہمارے نگران کابینات (3) بعد نمازِ ظہر (4) مدینہ مسجد میں (5) تمام ڈویژن مشاورت کا (6) مشورہ فرمائیں گے (7) ڈویژن مشاورت کو اطلاع کر دیں (8) وقت کی پابندی فرمائیں۔

"اس طرح سے لکھ کر شمار کرنے کا طریقہ تاجدارِ مدنی انعامات محبوب عطار حاجی زم زم عطاری رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے بتایا تھا۔"

یاد رہے! آنے والی اتوار میں گفتگو پوری نہیں ہو رہی یہ صرف مجلس کی طرف سے آسانی ہے۔ اب آپ بتائیے کہ لکھ کر گفتگو کرنا کس قدر آسان ہو گیا۔

سامنے والے کے چہرے پر نگاہ گاڑے بغیر گفتگو

گفتگو کرتے وقت سامنے والے کے چہرے پر نہیں دیکھنا' نہ ہی اس کی داڑھی کی طرف' نہ سینے کی طرف نہ گھٹنوں کی طرف بلکہ دو کھڑے یا بیٹھے ہوں بیچ زمین کی طرف دیکھ کر بات کرنی ہے۔

آپ نے کسی پر انفرادی کوشش کی۔مثلاً:۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَ رَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہ کیسے ہیں آپ۔آنے والی جمعرات اجتماع کے بعد مَدَنی قافلہ راہِ خدا عزوجل میں سفر کرے گا۔آپ بھی سفر کیجئے۔الحمدللہ عزوجل مَدَنی قافلے میں پانچوں نمازیں باجماعت پڑھنے کی سعادت نصیب ہوتی ہے تہجد' اشراق و چاشت اوابین بھی ملتی ہے۔وضو کا طریقہ بھی سکھایا جاتا ہے۔ غسل کے فرائض نماز کے شرائط نماز کے فرائض نماز کے واجبات' نماز کی عملی مشق بھی ہوتی ہے اکثر وقت مسجد میں گزرے گا۔ سنتیں سیکھیں گے۔ دعائیں یاد کروائی جائیں گی۔مسائل حل ہوتے ہیں دعائیں قبول ہوتی ہیں آیئے آپ کو ایک مَدَنی بہار سناتا ہوں۔

مجلس کی طرف سے اس میں آسانی یہ ہے:۔(1)السلام علیکم و رحمۃ اللہ وبرکاتہ(2) کیسے ہیں آپ(3) آنے والی جمعرات(4) اجتماع کے بعد(5) مَدَنی قافلہ راہِ خدا عزوجل میں سفر کرے گا(6)آپ بھی سفر کیجئے(7)الحمدللہ عزوجل مَدَنی قافلے میں(8) پانچوں نمازیں باجماعت پڑھنے کی سعادت نصیب ہوتی ہے (9) تہجد(10) اشراق و چاشت(11)اوابین بھی ملتی ہے(12) وضو کا طریقہ بھی سکھایا جاتا ہے(13) غسل کے فرائض(14) نماز کے شرائط(15) نماز کے فرائض(16) نماز کے واجبات(17) نماز کی عملی مشق بھی ہوتی ہے(18)اکثر وقت مسجد میں گزرے گا(19) سنتیں سیکھیں گے۔(20) دعائیں یاد کروائی جائے گی(21) سفر کی برکت سے مسائل حل ہوتے ہیں(22) دعائیں قبول ہوتی ہیں(23) آیئے آپ کو ایک مَدَنی بہار سناتا ہوں۔مَدَنی بہار سنائیں گے تو شاید 50 بار سے زیادہ ہو جائے گا۔یعنی ایک اسلامی بھائی پر بھی ہم نگاہ جھکا کر انفرادی کوشش یا کوئی کام کی بات کریں تو باآسانی 25 مرتبہ ہو جائے گا۔

یادرہے !ہر نمبر پر گفتگو پوری نہیں ہوتی۔یہ بھی مجلس کی طرف سے ایک آسانی ہے۔

اشارے سے گفتگو

اشارے سے گفتگو تو اور بھی آسان ہیں۔ہمیں بہت سارے اشارے آتے ہیں۔اگر ہم اپنی زبان کو بند کر دیں تو اشارے سے بات کرنا بہت آسان ہو جائیگا۔آپ کسی ایسے ملک یا ایسی جگہ مَدَنی قافلے میں جاتے ہیں جہاں آپکو اُن کی زبان نہیں آتی۔وہاں آپ کسی دکان پر جاتے ہیں آپکو قینچی چاہیئے آپ کیا اشارہ کریں گے اشارہ کریں جی جی اشارہ کریں۔ہاں۔اب اس نے آپ کو قینچی دکھائی آپ کو یہ پسند نہیں آئی اب آپ کو اشارہ کرنا ہے کہ یہ قینچی سمجھ نہیں آئی دوسری دکھائیں۔کیا اشارہ کریں گے جی کیجئے۔مرحبا۔اب اس نے دوسری قینچی دکھائی آپ کو پسند آئی۔آپ کیا اشارہ کریں گے ۔کیجئے۔سبحان اللہ۔اب آپ کو اس کی قیمت معلوم کرنی ہے کیسے کریں گے۔اشارہ کیجئے۔جی !اب اس نے اشاروں میں قیمت بتائی۔آپ کو قیمت زیادہ لگی۔آپ کیا اشارہ کریں گے۔ جی !اب آپ اشاروں میں کہیں کے قیمت کم کیجئے۔کیا اشارہ کریں گے۔اس کا مطلب ہمیں کئی اشارے آتے ہیں۔کچھ اشارے سیکھ بھی لیجئے۔یا جہاں آپ کام وغیرہ کرتے ہیں وہاں جن جن چیزوں کی ضرورت پڑتی ہے اس کے اشارے سیکھ لیجئے یا اپنے اشارے بنا لیجئے۔اور جو ساتھ ہیں انہیں سمجھا دیجئے۔کہ فائل کا اشارہ یہ ہے۔ تو کمپیوٹر کا اشارہ یہ ہے۔تو پیچ کا اشارہ یہ ہے۔وغیرہ وغیرہ۔ہر اشارے پر نمبر ہو گا۔

مثلاً۔آپ نے لائٹ اور پنکھا بند کرنے کا اشارہ کیا۔تو یہ تین بار ہوا۔(1) لائٹ کی طرف اشارہ (2) پنکھے کی طرف اشارہ (3) انگوٹھے سے بند کا اشارہ۔

اشارے سے بات کے مَدَنی پھول:

شیخ طریقت امیر اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ اپنے رسالے خاموش شہزادہ کے صفحہ 32 پر تحریر فرماتے ہیں۔خاموشی کی کوشش کے دنوں میں غصّہ بڑھ سکتا ہے لہٰذا اگر کوئی آپکا اشارہ نہ سمجھ پائے تو ہرگز اُس پر غصّے کا اظہار نہ کیجئے کہ کہیں بے جا دل آزاری وغیرہ کا گناہ نہ کر بیٹھیں۔اشارے وغیرہ سے گفتگو صرف انہیں کے

ساتھ مناسب رہتی ہے جن کے ساتھ آپ کی ذھنی ہم آہنگی ہو۔ اجنبی یا نامانوس آدمی ہو سکتا ہے کہ اشارے وغیرہ کی گفتگو کے سبب آپ سے "ناراض" ہو جائے' لہٰذا اُس کے ساتھ ضرور تاً زبان سے بات چیت کر لیجئے ۔ بلکہ کئی صورتوں میں زبان سے بولنا واجب بھی ہو جاتا ہے۔ مثلاً ملاقاتی کے سلام کا جواب وغیرہ۔ کسی سے ملاقات کے وقت سلام بھی اشارے سے نہیں زبان سے کرنا سنت ہے۔ یوں ہی دروازے پر کوئی دستک دے اور اندر سے پوچھا جائے کون ہے ؟ تو جواب میں باہر والا' "مدینہ ! کھولو" "میں ہوں" وغیرہ نہ کہے بلکہ سنّت یہ ہے کہ اپنا نام بتائے۔

قفلِ مدینہ عینک کی آسانیاں

گھر میں بھی پہن سکتے ہیں۔ مطالعہ کرتے وقت' قرآن پاک کی تلاوت کے وقت ' درسِ فیضانِ سنت سنتے وقت' اجتماع میں بیان سنتے وقت' صدائے مدینہ لگاتے وقت وغیرہ وغیرہ۔ یوں پچیس منٹ روزانہ پہننا بہت آسان ہے۔ اگر قفلِ مدینہ عینک اپنے پاس ہو۔

قفلِ مدینہ کارڈ

جو قفلِ مدینہ عینک کی آسانیاں ہیں وہی قفلِ مدینہ کارڈ کی۔

مَدَنی انعامات پر عمل

جو قفلِ مدینہ کارڈ میں ہے اتنا عمل ہونا ضروری ہے۔

فکرِ مدینہ

26دن ضروری ہے۔

(ii) مستقل قفلِ مدینہ میں درج ذیل 5 پر عمل کی ترغیب ہے۔

لکھ کر۔ اشارے سے ۔ چہرے پر نگاہیں گاڑے بغیر گفتگو۔ قفلِ مدینہ عینک ۔ قفلِ مدینہ کارڈ اس میں دو باتوں پر

رہنمائی فرمادیجئے
نمبر1 :۔اگر کسی اسلامی بھائی کا پورے ماہ میں مذکورہ 5عوامل میں مختلف درجات پانے کی سعادت ملی مثلاً کسی دن ممتاز،کسی دن بہتر،کسی دن مناسب۔اسی کو پورے ماہ پر قیاس کر لیجئے تو کیا مجموعی کالم میں ایسے اکثر پر عمل کے تحت کسی ایک دَرَجے کی ترکیب کر سکتے ہیں۔

الجواب: جواب گزر چکا۔

نمبر2: مستقل قفلِ مدینہ عینک میں چونکہ تینوں درجات(ممتاز، بہتر، مناسب) میں کسی ایک دَرَجے کی سعادت کو پانا ہوتا ہے تو مسئلہ یہ ہے کہ مذکورہ 5عوامل میں بھی اگر کوئی ایک کیفیت/ایک دَرَجہ بن نہیں پا رہا ہو مذکورہ 5عوامل میں کسی میں ممتاز،کسی میں بہتر اور کسی میں مناسب کیفیت ہو تو کیا مذکورہ 5عوامل میں جو کیفیت/درجہ اکثر رہا ہو تو کیا اکثر پر عمل کے تحت جو کیفیت بن رہی ہو گی وہ شمار ہو گی؟

جواب: اس کا جواب بھی گزر چکا۔

سوال4: اگر کوئی اسلامی بھائی مستقل قفلِ مدینہ تحریک میں شامل تو ہے مگر زمانہ کوشش میں کسی بھی دَرَجے (ممتاز/بہتر/مناسب) کو پانے کی سعادت سے محروم ہے تو کیا اُس کا شمار مستقل قفلِ مدینہ لگانے والیوں میں ہو گا؟

جواب: جی! شمار ہو گا۔اس کا کارڈ بھی وصول ہو گا۔اور اسے ممتاز،بہتر،مناسب کی ترغیب دلائی جائے گی۔

سوال5: 4ربیع النور1435ہجری کے مَدَنی چینل پر پیش کیے جانے والے سلسلے "مناجات افطار" میں مَدَنی انعامات کے ذمہ دار رکن شوریٰ نے مستقل قفلِ مدینہ تحریک کے متعلق کچھ وضاحتیں بیان فرمائیں اس پر کچھ اُلجھن ہے۔

آپ نے فرمایا:۔

اکثر دن (یعنی 16 دن) عمل کے تحت

i ممتاز کی ترکیب : 25ضرب16=400

ii بہتر کی ترکیب : 19 ضرب16=304

iii مناسب کی ترکیب : 12 ضرب16=192

ان تینوں درجات میں 30 دنوں میں 400 بار' 304 بار' 192 بار لکھ کر گفتگو' اشارے سے گفتگو' نگاہیں گاڑے بغیر گفتگو وغیرہ ممتاز' بہتر' مناسب کے دَرَجے کو پالیں گے۔

اس میں الجھن یہ ہے کہ اگر کسی نے 400 بار 304 بار یا 192 بار کے ہدف کو 2 سے 3 دن میں Cover کر لیا باقی دن عمل نہ کیا تو مذکورہ اُصول کے تحت کیا وہ اب بھی ممتاز' بہتر' مناسب کے دَرَجے کا عامل ہو گا؟ اس سلسلے میں ناقص مشورہ یہ ہے کہ اکثر دن (16 دن کا) معیار تو ہو مگر 30 دنوں میں 16 دن اس طرح عمل ہو کہ ہر دن میں 25' 25 بار پھر 19،19 بار پھر 12،12 بار عمل لازمی ہو یعنی 30 دنوں میں 400 بار' 304 بار' 192 بار کا معیار نہ ہو کیونکہ اس طرح مکمل 30 دنوں میں 16 دن عمل ممکن نہ ہو سکے گا۔ کیونکہ مذکورہ اہداف (400 بار' 304 بار' 192 بار) چند دنوں میں حاصل کیے جا سکتے ہیں۔

جواب : مستقل قفلِ مدینہ تحریک کا مقصد زبان اور آنکھوں کے قفلِ مدینہ کی عادت بنانا ہے مَدَنی انعامات پر عمل کے ذریعے اخلاقی تربیت ہو مزاج میں نرمی پیدا ہو وغیرہ۔ اگر یہ مسئلے حل ہو جاتے ہیں تو لکھ کر' اشارے سے' قفلِ مدینہ عینک وغیرہ اور کارڈ پر کرنے کی ضرورت ہی نہیں۔ اگر کوئی اسلامی بھائی اس آسانی کو دو یا تین دن میں پورا کر لیتا ہے اور پھر پورے مہینے جو منہ میں آئے بولتا چلا جائے اور نگاہوں کی حفاظت سے بھی بے فکر ہو جائے۔ تو اس طرح مقصد پورا نہیں ہوتا لہٰذا ممتاز' بہتر' مناسب کے دَرَجے میں یہ نہیں ہو گا۔ اور اگر کسی اسلامی بھائی کا قفلِ مدینہ مضبوط ہے وہ گناہوں بھری گفتگو اور فضول باتوں سے بچتا ہے نگاہوں کا بھی زبردست

قفلِ مدینہ ہے یعنی مقصد پورا ہو رہا ہے۔ تو وہ اسلامی بھائی کارڈ بھرے بغیر ممتاز ہی نہیں بلکہ سپر ممتاز ہے۔ لیکن یہ ہے بہت مشکل ،کیونکہ زبان کی آفتوں کی بہت زیادہ باریکیاں ہیں ،ہر ایک اسے نہیں سمجھ سکتا۔۔۔یہ بھی یاد رہے کہ لکھ کر اور اشارے سے گفتگو وہ مانی جائے گا۔جو ضرورت کی ہو۔ فضول بات لکھی اور فضول اشارے کئے تو یہ کاؤنٹ نہیں ہونگے۔۔۔اکثر دن اور 400 بار وغیرہ آسانیاں دینی یوں ضروری ہے کہ کیفیت ایک رہتی نہیں ہے بعض اوقات کئی کئی دن تک لکھ کر گفتگو ،اشارے سے گفتگو ہو ہی نہیں پاتی ۔اور بعض اوقات کافی تعداد میں ترکیب بنتی ہے۔اور پھر ہمیں پوری دنیا میں مستقل قفلِ مدینہ تحریک کو عام کرنا ہے۔اکثریت کا اس وقت آنکھ اور زبان کے قفلِ مدینہ کی طرف بلکل رجحان نہیں ہے۔اور آپ کا پہلا سوال بھی یہی ہے کہ اکثر اسلامی بھائی گھروں میں قفلِ مدینہ کیسے لگائیں۔ تو ہمیں اکثر کو دیکھ کر اصول بنانے ہوں گے نہ کہ چند ایک کو۔دن بھر میں سو سو بار یا اس زائد لکھ کر گفتگو کرنے والی اسلامی بھائیوں کی مثالیں کتنی ۔مدَنی انعامات میں بھی امیر اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ نے یہ حکمتِ عملی اپنائی ہے۔مثلا تین آیات بمعہ ترجمہ و تفسیر ،۴ صفحات ،۴ بار لکھ کر وغیرہ۔کہ ان آسانیوں کو پا کر کچھ نہ کچھ تلاوت ،مطالعہ وغیرہ کی طرف رجحان ہو۔اور اس طرح مطالعہ کا ذوق و شوق بتدریج بڑھے۔تو مستقل قفلِ مدینہ تحریک کی ان آسانیوں سے لکھ کر گفتگو وغیرہ کی طرف توجہ آئے گی اور قفلِ مدینہ کا ذہن بنے گا۔ان شاء اللہ عزوجل

زبان کا قفلِ مدینہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

4 دُرُود شریف کی فضیلت

سرکارِ مدینہ ، راحتِ قلب وسینہ ، صاحبِ مُعطّر پسینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ باقرینہ ہے : ’’اے لوگو! بے شک بروزِ قیامت اسکی دَہشتوں اور حساب کتاب سے جلد نجات پانے والا وہ شخص ہوگا جس نے مجھ پر دُنیا کے اندر بکثرت دُرود شریف پڑھے ہوں گے۔‘‘ (اَلفِردَوس بمأثور الخطّاب ج۵ ص۲۷۷ حدیث ۸۱۷۵)

کثرت سے دُرود اُن پہ پڑھو رب نے جو چاہا
سینے میں اُتر آئیں گے انوارِ مدینہ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! حُصولِ ثواب کی خاطر بَیان سُننے سے پہلے اچّھی اچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ’’نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ‘‘ مُسلمان کی نیّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔ (اَلمُعجَم الکبیر لِلطّبرانی ج۶ ص۱۸۵ حدیث ۵۹۴۲)

دو مَدَنی پھول :

(۱) بِغیر اچّھی نیّت کے کسی بھی عملِ خَیر کا ثواب نہیں ملتا۔

(۲) جِتنی اچّھی نیّتیں زِیادہ ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حصول ثواب کی خاطر بیان سننے سے پہلے اچھی اچھی نیتیں کر لیتے ہیں۔

بیان سننے، کرنے کی نیتیں

* نگاہیں نیچی کیئے خوب کان لگا کر بیان سنوں گا *اہم باتیں لکھوں گا * علم دین کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دوزانو بیٹھوں گا *صلو علی الحبیب 'اذکروااللہ' توبوالی اللہ وغیرہ سن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دلجوئی کیلئے بلند آواز سے جواب دوں گا *میں بھی نیت کرتا ہوں کہ اللہ عزوجل کی رضا پانے اور ثواب کمانے کیلئے بیان کروں گا *دیکھ کر بیان کروں گا *نیکی کا حکم دوں گا اور برائی سے منع کروں گا *نظر کی حفاظت کا ذہن بنانے کی خاطر حتی الامکان نگاہیں نیچی رکھوں گا۔

72مدنی انعامات کے رسالے کی ترغیب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! پندرھویں صدی کی عظیم علمی و روحانی شخصیت شیخ طریقت امیر اہلسنت بانی دعوت اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی دامت برکاتھم العالیہ نے ہمیں اس پر فتن دور میں آسانی سے نیکیاں کرنے اور گناہوں سے بچنے کے طریقوں پر مشتمل شریعت و طریقت کا جامع مجموعہ بنام "مدنی انعامات" عطا فرمائے ہیں۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مسلمانوں کی دنیا و آخرت بہتر بنانے کیلئے سوال نامے کی صورت میں اسلامی بھائیوں کے لئے 72 مدنی انعامات پیش کئے گئے ہیں۔ایک مسلمان کیلئے مدنی انعامات پر عمل کس قدر ضروری ہے۔اس کا اندازہ آپ کو اسی وقت ہو سکتا ہے جب آپ مدنی انعامات کا بغور مطالعہ فرمائیں گے آپ دیکھیں گے کہ ان مدنی انعامات میں فرائض و واجبات اور سنن و مستحبات پر عمل کی ترغیب کے ساتھ ساتھ کہیں اخلاقیات کے حصول کے مدنی پھول خوشبو پھیلا رہے ہیں تو کہیں گناہوں سے بچنے اور

آسانی سے نیکیاں کرنے کے طریقے اپنی برکتیں لُٹا رہے ہیں ترغیب و تحریص کیلئے ان مدنی انعامات میں سے ایک کے فضائل پیش کرنے کی سعادت حاصل کروں گا۔اگر مکمل توجہ کے ساتھ شرکت رہی تو ان شاء اللہ عزوجل آپ کا دل مدنی انعامات پر عمل کرنے کیلئے بے قرار ہو جائے گا۔

شیخ طریقت امیر اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ مدنی انعام نمبر46 میں ارشاد فرماتے ہیں۔

(46) کیا آج آپ نے زبان کا قفل مدینہ لگاتے ہوئے فضول گوئی سے بچنے کی عادت ڈالنے کیلئے کچھ نہ کچھ اشارے سے اور کم از کم چار بار لکھ کر گفتگو کی۔

اور مدنی انعام نمبر 49 میں فرماتے ہیں

(49) کیا آج آپ نے ضروری گفتگو بھی کم سے کم الفاظ میں نمٹانے کی کوشش فرمائی؟ نیز فُضُول بات منہ سے نکل جانے کی صُورت میں فوراً نادم ہو کر درود شریف پڑھ لیا؟

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

5 خلاصہ بیان

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اان مدنی انعامات کے مطابق عمل کرتے ہوئے ہمیں زبان کا قفل مدینہ لگانا ہے۔ زبان کا قفل مدینہ کیا ہے؟ اس کے مُتعلِّق چند مدنی پُھول پیش کرنے کی سعادت حاصل کروں گا۔سب سے پہلے حضرتِ سَیِّدُنا عیسیٰ عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی ایک نصیحت بھری حکایت بیان کروں گا۔اس کے بعد قرآنِ پاک کی آیات اور خاموشی کے فَضائل پر احادیثِ مُبارکہ اور ضِمناً فُحش گوئی کی مذمت گوش گُزار کروں گا۔اس کے بعد فُضول جُملوں کی چند مثالیں اور بُزرگانِ دین رَحِمَہُمُ اللّٰہُ الْمُبِیْن کے اَقوال بھی سُناؤں گا۔اس کے بعد فُضول گوئی سے بچنے کے چند طریقے اور آخر میں زبان کا قفل مدینہ کے تعلق سے امیر

اہلسنت کے 19 مدنی پھول بھی بیان کرنے کی سعادت حاصل کروں گا۔آیئے سب سے پہلے سُنتے ہیں کہ

قفل مدینہ کیا ہے؟

قفل مدینہ کیا ہے؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! قفلِ مدینہ ' دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں بولی جانے والی ایک اِصطِلاح ہے' کسی بھی عضو کو گناہ اور فضولیات سے بچانے کو ''قفلِ مدینہ '' لگانا کہتے ہیں۔

زبان کو گناہوں بھری گفتگو اور فضول باتوں سے بچانے کو زبان کا قفلِ مدینہ کہتے ہیں۔آیئے اس کے تعلق سے ایک حکایت بھی سُنئے :

6 حکایت

حضرت سَیِّدُنا عُمر بن سُلَیم رَحْمَۃُاللہِ تَعَالٰی عَلَیہ فرماتے ہیں : ایک مرتبہ حضرتِ سَیِّدُنا عیسیٰ عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اپنے حوّاریوں کے پاس اس حالت میں تشریف لے گئے کہ آپ عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے جسمِ اَنور پر اُون کا جُبَّہ تھا اور ایک عام سی شلوار پہنی ہوئی تھی' ننگے پاؤں تھے اور سر پر بھی کوئی کپڑا وغیرہ نہیں تھا' آنکھوں سے آنسو رَواں تھے 'بُھوک کی وَجہ سے آپ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا رَنگ مُتغَیِّر ہو گیا تھا اور پیاس کی شِدّت سے ہونٹ بالکل خُشک ہو چکے تھے۔آپ عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے اپنے حواریوں کو سلام کیا' اور فرمایا : ''اے بنی اسرائیل! اگر میں چاہوں تو اللہ (عَزَّ وَجَلَّ) کے حکم سے دُنیا تمام تَر نعمتوں کے ساتھ میرے قدموں میں آجائے لیکن میں اس بات کو پسند نہیں کرتا۔اے بنی اسرائیل! تم دُنیا کو ہمیشہ حقیر جانو' اسے کوئی وُقعت نہ دو یہ خود تمہارے لئے نرم ہو جائے گی' تم دُنیا کی مذمت کرو تمہارے لئے آخرت مُزَیَّن ہو جائے گی' ایسا ہرگز نہ کرنا کہ تم آخرت کو

پَسِ پُشت ڈال دو اور دُنیا کی تعظیم وتوقیر کرو' بے شک دُنیا کوئی قابلِ احترام شے نہیں کہ اس کی تعظیم کی جائے۔ دُنیا تو تمہیں ہر روز کسی نہ کسی نئی آفت یا نُقصان کی طرف بلاتی ہے لہٰذا اس کے دھوکے سے بچو۔'' پھر زبان کی حفاظت کے بارے میں نصیحت کے مدنی پُھول لُٹاتے ہوئے ارشاد فرمایا: اے لوگو! تم فُضول گوئی سے بچتے رہو' کبھی بھی ذِکرُاللہ عَزَّوَجَلَّ کے علاوہ اپنی زبان سے کوئی لفظ نہ نکالو' ورنہ تمہارے دل سَخت ہو جائیں گے' بے شک دل نَرم ہوتے ہیں لیکن فُضول گوئی اِنہیں سَخت کر دیتی ہے۔اور جس شخص کا دل سَخت ہو جائے وہ اللہ عَزَّوَجَلّ کی رَحمت سے محروم ہو جاتا ہے۔(عیون الحکایات ج۱ص ۱۸۵)

دوزخ کی کہاں تاب ہے کمزور بدن میں

ہر عُضو کا عطاؔر لگا قفلِ مدینہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ حکایت میں اللہ عَزَّوَجَلّ کے نبی حضرت سَیِّدُنا عیسیٰ رُوحُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُوَالسَّلَام نے اپنے حواریوں کو جو نصیحتیں فرمائیں ان میں فُضول گوئی سے بچنے اور اپنی زبان کو ذِکرُاللہ سے تَر رکھنے کا بھی حکم ارشاد فرمایا اور ساتھ ہی یہ بھی فرمادیا کہ فُضول گوئی دل کی سَختی کا بھی سبب ہے۔یاد رکھئے! زبان بھی اللہ عَزَّوَجَلّ کی عطا کردہ بے شُمار نعمتوں میں سے دیگر اعضائے جسم کی طرح ایک عظیم نعمت ہے۔اس زبان کے ذَریعے ہم جہاں نیکیاں کما کر جنّت کی ابدی نعمتوں کے حقدار ہوسکتے ہیں وہیں اس کے غلط استعمال کے سبب گناہوں کے مُرتکب ہو کر عذابِ نار میں گرفتار بھی ہوسکتے ہیں ۔افسوس! فی زمانہ زبان کی حفاظت کا تصوُّر تقریباً مفقُود (ختم) ہوچکا ہے' ہمیں اس بات کا احساس ہی نہیں ہے کہ گوشت کا یہ چھوٹا سا ٹکڑا جو دو ہونٹوں اور دو جبڑوں کے پہرے میں ہے' کس طرح ہمارے پورے وجود کو دُنیوی واُخروی مَصائب میں مبُتلا کر سکتا ہے۔ مگر نتائج سے بے پرواہ ہو کر بِلا سوچ بولتے چلے جانا

آج ہماری عادت بن چکی ہے' یاد رکھئے ! ہماری زبان سے نکلا ہوا ایک ایک لفظ لکھا جارہا ہے جیسا کہ قرآنِ مجید فرقانِ حمید میں ہے۔

مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ اِلَّا لَدَيْهِ رَقِيْبٌ عَتِيْدٌ ﴿۱۸﴾

ترجمۂ کنزالایمان : کوئی بات وہ زبان سے نہیں نکالتا کہ اس کے پاس ایک مُحافظ تیار نہ بیٹھا ہو (پ ۲۶ سورۃ ق آیت ۱۸) اور میدانِ محشر کے وَحشت ناک ماحول میں اپنے مُتَعلِّقِین و مُحِبِّین کے سامنے ہر ایک نے اس نامۂ اعمال کو پڑھ کر بھی سُنانا ہوگا۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالی ہے۔

وَنُخْرِجُ لَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ كِتٰبًا يَّلْقٰهُ مَنْشُوْرًا ﴿۱۳﴾

اِقْرَاْ كِتٰبَكَ ؕ كَفٰى بِنَفْسِكَ الْيَوْمَ عَلَيْكَ حَسِيْبًا ﴿۱۴﴾

ترجَمۂ کنز الایمان : "اور اس کے لئے قیامت کے دن ایک نوِشتہ نکالیں گے جسے کُھلا ہوا پائے گا' فرمایا جائے گا کہ اپنا نامہ پڑھ آج تو خود ہی اپنا حساب کرنے کو بہت ہے" (پارہ 15 سورۃ بنی اسرائیل آیت نمبر 14'13)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! روزِ محشر کی رُسوائی سے خود کو بچانے کیلئے ہمیں اپنی زبان کی حفاظت کرنی ہے' فُضول گفتگو سے بچنے کیلئے ایسی صُحبت بھی چھوڑنی ہے جہاں زبان کو قابو میں رکھنا دُشوار ہو کیونکہ جب زَبان چلتی ہے تو جھوٹ' غیبت' چُغلی' فُحش گوئی' تُہمت اور نہ جانے کیسی کیسی برائیوں کی مُرتکب ہو جاتی ہے۔ لہٰذا عافیّت اسی میں ہے کہ اپنی زَبان کی حفاظت کی جائے۔

حضرتِ سَیِّدُنا عبدُاللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں : "اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم ! زمین پر

زبان سے زِیادہ قیدی بنانے کے لائِق کوئی شے نہیں۔" (الترغیب والترہیب ،کتاب الادب ،رقم : ۱۳، ج ۳،ص ۷ ۳۳)

اکابرین رَحِمَہُمُ اللّٰہ ُالمُبِین فرماتے ہیں :"زبان ایک درندے کی مانند ہے اگرتم اسے باندھ کر نہیں رکھو گے تو یہ تمہاری دُشمن بن جائے گی اور تمہیں نُقصان پہنچائے گی۔" (المستطرف فی کل فن مستظرف ،الباب الثالث عشر ،ج ا ،ص ۱۴۶)

یقیناًزبان کو قابو میں رکھنا بے حد ضَروری ہے بعض اَوقات بندہ اپنی زبان سے ایسا کلمہ کہہ جاتا ہے کہ اس کی طرف توجُّہ بھی نہیں ہوتی اور وہ بات اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ناراضی کا سبب بن جاتی ہے۔بے سوچے سمجھے بول پڑنا بے حد خطرناک نتائج کا حامل ہو سکتا ہے۔چنانچہ

7 ہمیشہ کی رِضا و ناراضی

حضرتِ سیِّدُنا بلال بن حارث رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ روایت کرتے ہیں، سلطانِ دو جہان، رحمتِ عالمیان صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم کا فرمانِ حقیقت نشان ہے : کوئی شخص اچھی بات بول دیتا ہے اُس کی اِنتِہا نہیں جانتا اس کی وجہ سے اس کے لیے اللہ عزوجل کی رِضا اُس دن تک کیلئے لکھی جاتی ہے جب وہ اُس سے ملے گا۔اور ایک آدَمی بُری بات بول دیتا ہے جس کی اِنتِہا (یعنی انجام) نہیں جانتا اللہ اس کی وَجہ سے اپنی ناراضی اُس دن تک لکھ دیتا ہے جب وہ اس سے ملے گا۔ (سُنَنِ ترمِذی ج ۴ ص ۱۴۳ حدیث ۲۳۲۶)

8 پہلے تولو پھر بولو!

مُفَسِّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الْحَنَّان اِس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں : (بعض اَوقات آدمی) کوئی بات ایسی بُری بول دیتا ہے جس سے رَبّ تعالیٰ ہمیشہ کے لیے ناراض ہو جاتا ہے لہٰذاانسان کو چاہئے کہ بہُت سوچ سمجھ کر بات کیا کرے۔حضرتِ سیِّدُنا عَلقَمہ (رَضِیَ اللّٰہُ

تَعَالٰی عَنْہُ)فرمایا کرتے تھے کہ مجھے بہُت سی باتوں سے بِلال ابنِ حارث(رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ)کی(یہ) حدیث روک دیتی ہے۔(مرقات)

یعنی میں کچھ بولنا چاہتا ہوں کہ یہ حدیث سامنے آجاتی ہے اور میں(اس خوف سے) خاموش ہو جاتا ہوں۔(کہ کہیں ایسی بات مُنہ سے نہ نکل جائے جس کی وجہ سے اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیشہ کیلئے مجھ سے ناراض ہو جائے) (مِراٰۃ ج ۶ ص ۴۶۲)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! زبان کی تیزی کے بھیانک نَتائج سے دیگر اعضائے بدن بھی مُتاثّر ہوتے ہیں اسی لئے سارے اَعْضاء صُبح ہوتے ہی زبان سے یہ اِلتِجا کرتے ہیں کہ تُو سیدھی چلنا ورنہ تیرا وَبال ہم پر آئے گا۔

9 روزانہ صُبح اَعضاء زَبان کی خُوشامد کرتے ہیں

حضرتِ سَیِّدُنا ابُوسعید خُدری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے: جب انسان صُبح کرتا ہے تو اُس کے تمام اَعضاء زَبان کی خُوشامد کرتے ہیں، کہتے ہیں: "ہمارے بارے میں اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈر! کیونکہ ہم تجھ سے وابَستہ ہیں اگر تُو سیدھی رہے گی تو ہم سیدھے رہیں گے اگر تُو ٹیڑھی ہو گی تو ہم بھی ٹیڑھے ہو جائیں گے۔" (ترمذی، کتاب الزہد، باب ماجاء فی حفظ اللسان، ۴/ ۱۸۳، حدیث: ۲۴۱۵)

مُفَسّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مُفْتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان اِس حدیثِ پاک کے تَحت فرماتے ہیں: "نَفْع نُقصان، راحت وآرام، تکالیف وآلام میں(اے زَبان!) ہم تیرے ساتھ وابَستہ ہیں اگر تُو خَراب ہو گی ہماری شامت آجاوے گی تو دُرُست ہو گی ہماری عِزّت ہو گی۔ خیال رہے کہ زَبان دل کی تَرجُمان ہے اس کی اچّھائی بُرائی دل کی اچّھائی بُرائی کا پتا دیتی ہے۔" (مراٰۃ، ۶/ ۴۶۵)

10 زَبان کی بے اِحتِیاطی کی آفتیں

واقعی زبان اگر ٹیڑھی چلتی ہے تو بعض اَوقات فَسادات بر پا ہو جاتے ہیں ،اِسی زبان سے اگر کسی کو بُرا بھلا کہا اور اُس کو غصّہ آگیا تو بعض اَوقات قتل وغارت گری تک نوبت پہنچ جاتی ہے۔اِسی زبان سے کسی مسلمان کو بِلااجازتِ شَرعی ڈانٹ دیا اور اُس کی دل آزاری کر دی تو یقیناً اس میں گُنہگاری اور جہنَّم کی حقداری ہے۔

11 دل کی سَخْتی کا اَنجام

اللہ عَزَّ وَجَلَّ ہم پر رَحم فرمائے ہماری زبانوں کو لگام نصیب کرے اور ہمارے دِلوں کی سَختی کو دُور فرمائے کہ سَخت دِلی فُحش گوئی کی علامت ہے جیسا کہ اللہ عَزَّ وَجَلَّ کے پیارے نبی مَکّی مَدَنی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے : فُحش گوئی سخت دِلی سے ہے اور سخت دِلی آگ میں ہے۔"

(ترمذی کتاب البر والصلہ باب ماجاء فی الحیاء ۴۰۶/۳ حدیث : ۲۰۱۶)

مُفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الْحَنَّان اس حدیث پاک کے تحت فرماتے ہیں : جو شخص زبان کا بے باک ہو کہ ہر بُری بھلی بات بے دَھڑک مُنہ سے نکال دے تو سمجھ لو کہ اس کا دل سخت ہے اس میں حَیا نہیں۔ سختی وہ دَرَخت ہے جس کی جَڑ انسان کے دل میں ہے اور اس کی شاخ دَوزخ میں۔ایسے بے دَھڑک انسان کا اَنجام یہ ہوتا ہے کہ وہ اللہ عَزَّ وَجَلَّ (اور) رسول (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کی بارگاہ میں بھی بے اَدَب ہو کر کافر ہو جاتا ہے۔(مراۃ ۶/۶۴۱)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے زبان کو قابو میں نہ رکھنے کے سبب انسان دیگر آفتوں کے ساتھ ساتھ فُحش گوئی میں بھی مُبتلا ہو جاتا ہے۔بد قسمتی سے ہمارے مُعاشرے میں بَدکلامی اور فُحش گوئی اس قدر عام ہو چکی ہے کہ ہماری کوئی مجلس ، کوئی بیٹھک اس گُناہ سے محفوظ نہیں جہاں چند دوست جمع

ہوئے ، مذاق مسخری کا سلسلہ شروع ہوا تو کئی کئی گھنٹے انجامِ آخرت سے بے خوف ہو کر بے ہُودہ اور فُحش گفتگو میں مگن رہتے ہیں۔انہیں اس بات کی بالکل فکر نہیں ہوتی کہ ہماری یہ فحش گفتگو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ناراضی کا سبب ہے۔ جیسا کہ

جنّت حرام ہے

حُضُور تاجدارِ مدینہ ،قرارِ قلب و سینہ ، صاحبِ مُعطّر پسینہ کا فرمانِ باقرینہ ہے : ''اُس شخص پر جنّت حرام ہے جو فُحش گوئی (یعنی بے حیائی کی بات) سے کام لیتا ہے۔' (اَلصَّمت لابنِ ابی الدُّنیا ج۷ ص۲۰٤ حدیث ۳۲۵)

کُتّے کی شَکل والا

حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم بن مَیْسَرہ رَحْمَۃُاللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں : ''فُحش کلامی (یعنی بے حَیائی کی باتیں) کرنے والا قیامت کے دن کُتّے کی شَکل میں آئے گا۔'' (اِتحافُ السّادۃ للزّبیدی ج۹)

12 دوزخیوں کی تکلیف کا باعث

سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: چار شخص جہنمیوں کے لئے عذاب میں مبُتلا کی تکلیف کے ساتھ ساتھ مزید تکلیف کا باعث بنیں گے ،وہ کھولتے پانی اور بھڑکتی آگ کے درمیان دوڑتے ہوئے موت مانگتے ہوں گے ، (ان چار اشخاص میں سے)ایک شخص وہ ہوگا جس کے مُنہ سے پیپ اور خون بہہ رہا ہوگا ،اس سے کہا جائے گا : اس بد نصیب کا کیا مُعاملہ ہے جس نے ہماری تکلیف کو اور زیادہ کر دیا؟ وہ کہے گا : میں وہ بدنصیب ہوں جو ہر فُحش اور خبیث بات کو دیکھ کر ایسے لذّت اُٹھاتا تھا جیسے فُحش کلامی سے لذت اٹھائی جاتی ہے۔[1]

---

[1] موسوعة الامام ابن ابی الدنیا، کتاب الصمت ،۷/ ۱۳۲، حدیث :۱۸۷

ہر لفظ کا کس طرح حساب آہ میں دوں گا

اللہ زباں کا ہو عطا قفلِ مدینہ

13 خاموشی کے فَضائل

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے فُحش گوئی کس قدر بُری عادت ہے ابھی ہم نے فُحش گوئی کی مذمّت سُنی کہ فحش گوئی کرنے والے پر جنت حرام ہو جاتی ہے اور وہ جہنمیوں کے لیے مزید تکلیف کا باعث ہوتا ہے۔ فُحش گوئی کرنے والا قیامت کے دن کُتے کی شکل میں آئے گا' لہٰذا ہمیں بھی فُحش اور بے ہودہ گفتگو میں پڑنے کے بجائے فُضول گفتگو سے بچتے ہوئے خاموشی کی عادت بنانی چاہیے۔ کیونکہ خاموشی ایک ایسا عمل ہے کہ جس کے ذریعے انسان بہت سے گناہوں خاص کر فُحش گوئی سے بچ سکتا ہے۔

آیئے! خاموشی کی فضیلت پر چند فرامینِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سنتے ہیں تاکہ ہماری بھی خاموشی کی عادت بنے۔

(1) سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمان ہے 'جو اللہ عَزَّ وَجَلَّ اور آخرت پر ایمان رکھتا ہو اُسے چاہیئے کہ بھلائی کی بات کرے یا خاموش رہے۔' (بخاری، کتاب الادب، باب من کان یومن باللّٰہ والیوم الاخر... الخ، ۴/۱۰۵، حدیث: ۶۰۱۸)

(2) 'ایک اور حدیث پاک میں ہے: 'جو خاموش رہا اس نے نَجات پائی۔'' (ترمذی، کتاب صفۃ القیامۃ، رقم: ۲۵۰۹، ج۴، ص۲۲۵)

(3) ''جسے سَلامتی عزیز ہو اسے چاہیئے کہ خاموشی اختیار کرے۔'' (شعب الایمان، رقم ۴۹۳۷، ج۴، ص۲۴۱)

(4) ”بندہ اس وقت تک ایمان کی حقیقت نہیں پا سکتا جب تک اپنی زَبان کو روکے نہ رکھے۔“ (المعجم الاوسط، رقم الحدیث ۶۵۶۳، ج۵، ص۵۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

14 ایک سوال اور اس کا جواب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! خاموشی کے فَضائل سُن کر یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ جب ایسی فُضول گفتگو جو گناہوں سے آلُودَہ نہ ہو تو شرعاً اس میں کوئی قباحت (برائی) نہیں تو پھر خاموش رہنے پر اصرار کرنے کی کیا وجہ ہے؟

جواب: حُجَّۃُ الْاِسلام حضرت سَیِّدُنا امام محمد بن محمد غزالی عَلَیۡہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الوَالی اس کا جواب دیتے ہوئے فرماتے ہیں: بولنے میں کثیر آفات ہیں غَلَطی، جُھوٹ، غیبت، چُغلی، رِیاکاری، نِفاق، فُحش گوئی، بحث ومُباحثہ کرنا، اپنی تعریف کرنا، باطِل میں مشغول ہونا، جھگڑا کرنا، فضول گفتگو کرنا، بات بڑھانا گھٹانا، مخلوق کو اِیذا دینا اور کسی کی پردہ دَری کرنے جیسے عُیوب کا تعلق زبان ہی سے ہے۔ یہ کثیر آفات زبان پر بہت جلد آجاتی ہیں اور زبان پر بوجھ بھی نہیں بنتیں اور دل کو ان کی وجہ سے لُطف وسُرُور حاصل ہوتا ہے، خود طبیعت بھی ان پر اُکساتی ہے اور شیطان بھی زور لگاتا ہے۔ ان آفات میں پڑنے والا زبان کی حفاظت کرنے سے قاصر رہتا ہے کیونکہ وہ اپنی من پسند بات کر گزرتا ہے اور جو خود کو ناپسند ہو اس سے خاموش رہتا ہے جبکہ یہ (یعنی کہاں بولنا اچھا ہے اور کہاں بُرا) مَخفی اور پیچیدہ علم میں سے ہے۔ لہٰذا بولنے میں خطرہ ہے اور چپ رہنے میں عافیت ہے یہی وجہ ہے کہ خاموشی کی بڑی فضیلت ہے۔ نیز خاموش رہنے سے مُنتَشِر خیالات واَفکار یکجا ہو

جاتے ہیں، وقار قائم رہتا ہے، بندہ ذکر وفکر اور عبادت کے لئے فارغ ہو تا ہے، دنیا میں بولنے کے بُرے انجام سے امن میں اور آخرت میں اس کے حساب سے فارغ رہتا ہے۔

چُپ رہنے میں سو سُکھ ہیں تو یہ تجربہ کر لے
اے بھائی زباں پر تُو لگا قفلِ مدینہ

15 فُضُول جملوں کی مثالیں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! افسوس صد افسوس! کئی اچھے نظر آنے والے بھی بد قسمتی سے بھلائی کی باتیں کرنے کے بجائے فُضُول باتوں میں مشغول نظر آتے ہیں۔ یاد رہے! بے فائدہ باتوں میں مَصروف ہونا یا فائدہ مند گفتگو میں ضَرورت سے زیادہ الفاظ ملا لینا حرام یا گناہ نہیں البتّہ اسے چھوڑنا بہُت بہتر ہے۔ (اِحیاءُ العُلُوم ج ۳ ص ۱۴۳) کیونکہ غیر ضَروری باتیں کرتے کرتے "گناہوں بھری" باتوں میں جاپڑنے کا قَوی اِمکان رہتا ہے لہٰذا خاموشی ہی میں بھلائی ہے۔ ہمارے مُعاشرے میں آج کل بِلا حاجت ایسے ایسے سُوالات کئے جاتے ہیں کہ سامنے والا شرمندہ ہو جاتا ہے اور اگر جواب میں اِحتیاط سے کام نہ لے تو جھوٹ کے گناہ میں بھی پڑ سکتا ہے۔ اس طرح کے سُوالات کی چند مثالیں سُنئے اگر ضَرورت ہو تو ٹھیک اور اِس کے بِغیر بھی کام چل سکتا ہے تو مسلمانوں کو شرمندگی یا گناہوں کے خَدشات سے بچایئے۔ مثلاً (1) ہاں بھئی کیا ہو رہا ہے! (2) یار! آج کل دُعا وُعا نہیں کرتے! (3) ارے بھائی! ناراض ہو گیا؟ (4) یار! لگتا ہے آپ کو مزا نہیں آیا! (5) یہ گاڑی کتنے میں خریدی؟ (6) کس سال کا ماڈل ہے؟ (7) آپ کے عَلاقے میں مکان کا کیا بھاؤ چل رہا ہے؟ (8) یار! مہنگائی بہُت زیادہ ہے (9) فُلاں جگہ پر موسِم کیسا ہے؟ (10) اُف! اتنی

گرمی!(11) آج کل توکڑکڑاتی سردی ہے(12) نہ جانے یہ بارش اب رُکے گی بھی یا نہیں!(13) ذرا بارش آئی کہ بجلی گئی!(14) آپ کے یہاں بجلی تھی یا نہیں؟ وغیرہ وغیرہ۔

عُموماً بیان کردہ کلمات اور اس طرح کے بے شُمار فِقرات بِلا ضَرورت بولے جاتے ہیں۔ "گپ شپ" کرنے والے، بات کا بتنگڑ بنانے والے، بلکہ فُضول بات چُونکہ جائز ہے گناہ نہیں یہ سوچ کر یا وَیسے ہی جو کبھی کبھار ہی فُضول باتیں کرتے ہیں وہ بھی فُضول باتوں کے مُتَعَلِّق حُجَّۃُ الْاِسلام حضرتِ سَیِّدُنا امام ابوحامد محمد بن محمد بن محمد غزالی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَالِی کے تأَثُّرات (تَ۔اَث۔ثُرات) مُلاحظہ فرمائیں اور اپنے آپ کو فُضُول گفتگو کے اِن چار نُقصانات سے ڈرائیں۔

سیدنا امام غزالی کے تأَثُّرات

امام غزالی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے ان چار وُجوہات کی بِنا پر فُضُول باتوں کی مَذمَّت فرمائی ہے۔

(1):۔ فُضُول باتیں کِراماً کاتِبین (یعنی اعمال لکھنے والے بُزُرگ فِرِشتوں) کو لکھنی پڑتی ہیں، لہٰذا آدمی کو چاہیے کہ ان سے شَرم کرے اور انہیں فُضُول باتیں لکھنے کی زَحمت نہ دے۔

(2):۔ یہ بات اچھّی نہیں کہ فضول باتوں سے بھرپور اعمال نامہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں پیش ہو۔

(3):۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے دربار میں تمام مخلوق کے سامنے بندے کو حکم ہو گا کہ اپنا اعمال نامہ پڑھ کر سُناؤ! اب قیامت کی خوفناک سختیاں اس کے سامنے ہوں گی، انسان بَرہنہ (بَ۔رَہ۔نہ یعنی ننگا) ہوگا، سخت پیاسا ہوگا، بھوک سے کمر ٹوٹ رہی ہوگی، جنَّت میں جانے سے روک دیا گیا ہوگا اور ہر قسم کی راحت اُس پر بند کر دی گئی ہوگی، غور تو کیجئے ایسے تکلیف دِہ حالات میں فُضُول باتوں سے بھرپور اَعمال نامہ پڑھ کر سنانا کس قَدر پریشان کُن ہوگا!

(4) :۔بروزِ قیامت بندے کوفُضول باتوں پر ملامت کی جائے گی اور اُس کو شرمندہ کیا جائے گا۔بندے کے پاس اس کا کوئی جواب نہ ہوگااور وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سامنے شرم وندامت سے پانی پانی ہو جائے گا۔ (مِنہاجُ العابِدین ص۶۷)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ذرا تصوُّر توکیجئے کہ میدانِ محشر کی فَضاء میں کہ جب پیاس کی شِدّت سے دَم نکلا جارہا ہو'بھُوک سے کمر ٹُوٹ رہی ہو'جہنّم کی ہولناک سزاؤں کا سوچ کر کلیجہ مُنہ کو آرہا ہو پھر وہاں ہمارے مُتعلقین بھی موجود ہوں تو مُغَلَّظات و فُضولیات (گالیوں اور فضول باتوں) سے بھرپور نامہ ٔاعمال کو پڑھنا کتنا دُشوار کام ہوگا؟ لہٰذا! میدانِ محشر میں اس ممکنہ پریشانی سے بچنے کے لئے ہمیں اپنی زبان کی حفاظت سے ذرّہ برابر بھی غَفلت نہیں کرنی چاہئے اور فکرِ مدینہ کرتے ہوئے اس طرح حساب لگانا چاہیے کہ اگر میں نے روزانہ صرف 15 مِنَٹ بھی فُضُول باتیں کی ہیں تو ایک مہینے کے ساڑھے سات گھنٹے ہوئے اور ایک سال کے 90 گھنٹے'بالفرض کسی نے پچاس سال تک روزانہ اَوسَطاً 15 مِنَٹ فُضُول گفتگو کی تو 187 دن 12 گھنٹے ہوئے یعنی چھ ماہ سے زائد'تو غور فرمایئے! قیامت کا ہولناک دن جس میں سورج صرف سوا میل پر رہ کر آگ برسا رہا ہوگا'ایسی ہوشرُبا گرمی میں مُسلسل بِلا وقفہ چھ ماہ تک کون "اعمال نامہ "پڑھ کر سُنا سکے گا! یہ توصِرف یومیہ پندرہ مِنَٹ کی فُضُول گوئی کا حِساب ہے۔ہمارے تو بسااَوقات کئی کئی گھنٹے دوستوں کے ساتھ "فُضُول گپ شپ"میں گزر جاتے ہیں گناہوں بھری باتیں اور دیگر بُرائیاں مزید بَرآں

یاربّ نہ ضَرورت کے سوا کچھ کبھی بولوں!

اللہ زَباں کا ہو عطا قُفلِ مدینہ

بک بک کی یہ عادت نہ سرِ حشر پھنسادے

اللہ زباں کا ہو عطا قفلِ مدینہ

ہر لفظ کا کس طرح حساب آہ! میں دوں گا

اللہ زباں کا ہو عطا قفلِ مدینہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو رہے نصیب! کہ زندگی کی ہر ہر ساعت مُفید کاموں ہی میں صَرف ہو۔بروزِ قیامت اَوقات کو فُضول باتوں ،خُوش گپّیوں میں گزرا ہوا پاکر کہیں کَفِّ اَفسوس ملتے نہ رہ جائیں لہٰذا ہمیں اپنے لمحاتِ زِندگی کی قدر کرتے ہوئے خود کو نیکیوں کا عادی بنانے گناہوں سے بچنے دوسروں کو بچانے ،فُضُول گوئی سے پیچھا چُھڑانے اور ذِکر و دُرُود کی عادت بنانے کیلئے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو کر قُفلِ مدینہ تحریک کا حصّہ بننا ہو گا اور ہر ماہ یومِ قفلِ مدینہ بھی منانا ہو گا۔تو آیئے نیت کیجئے کہ ہر مدنی ماہ کی پہلی پیر شریف کو یوم قفل مدینہ بھی منایا کریں گے۔اِنۡ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ

قُفلِ مدینہ لگا رہے گا۔۔۔اِنۡ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ ایک چپ۔۔۔سو سُکھ پہلے تولو۔۔۔بعد میں بولو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

16 گفتگو کا جائزہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! زبان کی حفاظت کرنے ،فُضول اور بے فائدہ باتوں سے بچنے کیلئے اگر ہم اپنے بزرگانِ دین رَحِمَہُمُ اللہُ الْمُبِیْن کی بات چیت کرنے کا انداز ،گفتگو میں ان کی احتیاطیں اور ان کے نصیحت آموز اَقوال کو مدِّ نظر رکھیں گے تو اِنۡ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی برکت سے بھی فُضول گوئی سے بچنے کا

ذِہن بنے گا۔ آیئے بزرگان دین کے زبان کی حفاظت کے متعلق چند فرامین سُنئے اور طریقے بھی سماعت کیجئے۔

17 زبان کی حفاظت سے متعلق اقوالِ بزرگانِ دین اور طریقے

(1)...امیر المؤمنین حضرت سَیِّدُنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ گفتگو سے بچنے کے لئے اپنے مُنہ میں کنکری رکھا کرتے اور اپنی زبان کی طرف اشارہ کرکے فرمایا کرتے: یہی وہ چیز ہے جو مجھے ہلاکت کی جگہوں پر لے گئی ہے۔

(2)...حضرت سَیِّدُنا عبداللہ بن طاؤس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں: میری زبان ایک درندہ ہے اگر میں اسے کھلا چھوڑ دوں تو مجھے کھا جائے۔

(3)...حضرت سَیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ القَوِی فرماتے ہیں: جو زبان کی حفاظت نہیں کرسکتا وہ دین کی حقیقت کو نہیں جان سکتا۔

(4)...حضرت سیِّدُنا رَبیع بن خُثَیْم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم نے بیس سال تک دُنیاوی گفتگو نہیں کی۔ جب صبح ہوتی تو دَوات کاغذ اور قلم رکھتے اور جو گفتگو بھی کرتے اسے لکھ لیتے پھر شام کے وقت اپنے نفس کا مُحاسبہ کرتے۔ (احیاء العلوم ج۳، ص۳۳۸)

(5) حضرتِ سیِّدُنا مُوَرِّق عِجْلی علیہ رَحْمَۃُ اللہِ القَوِی فرماتے ہیں کہ ایک ایسا مُعاملہ جسے میں20 سال تک حاصل کرنے کی کوشش کرتا رہا لیکن پانہ سکا مگر پھر بھی اُس کی طلب نہیں چھوڑی۔ پوچھا گیا: وہ اہم چیز کیا ہے؟ فرمایا: خاموش رَہنا۔ (اَلزُّہْد لِلامام اَحمد ص ۳۱۰، رقم ۱۷٦۲)

زبان کی حفاظت کے طریقے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں بھی فُضول گوئی سے پیچھا چُھڑانے اور خاموشی کی عادت ڈالنے کے لئے امیر اہلسنت کے عطا کردہ مدنی انعامات میں سے مدنی انعام نمبر 46 پر عمل کرتے ہوئے روزانہ کم از کم 4 بار لکھ کر گفتگو کرنی چاہیے اور پھر کوشش کرتے ہوئے اس عادت کو بڑھانے کیلئے اکثر لکھ کر گفتگو کرنے کی عادت بنانی چاہیے۔

اسی طرح فُضول گفتگو سے بچنے کیلئے اشارے سے بات کرنا بھی مُفید ہے کہ کسی کو بلانا ہو، پانی وغیرہ چاہئے ہو تو ہاتھ یا گردن کے اشارے سے بھی کام چلایا جاسکتا ہے۔ اگر ہم دن کا کوئی وقت مثلاً عصر تا مغرب، یا روزانہ ایک گھنٹہ 26 منٹ زبان کا قفلِ مدینہ لگائیں، اشارے سے یا لکھ کر گفتگو کریں تو آہستہ آہستہ ذِہن بنتا جائے گا۔

اگر کبھی زبان سے فُضول بات نکل جائے تو اس پر نادِم ہو کر دُرودِ پاک پڑھئے۔ دُرودِ پاک کی بَرَکت سے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ فُضول گوئی سے نجات مل ہی جائے گی۔

بچیں بے کار باتوں سے پڑھیں اے کاش کثرت سے
ترے محبوب پر ہر دَم دُرُودِ پاک ہم مولیٰ
ہماری فالتو باتوں کی عادت دُور ہو جائے
لگائیں مُستقل قفلِ مدینہ لب پہ ہم مولیٰ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! خاموشی کی عادت بنانے کیلئے بیان کردہ طریقوں میں سے کسی ایک طریقے پر بھی پابندی سے عمل کرلیا جائے تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ فُضول گوئی سے چھٹکارا مل جائے گا۔ مگر اِبتداءً اس میں شیطان رُکاوٹیں ڈالے گا۔ کبھی گھر والے تو کبھی کوئی اور، کبھی خود ہی ایسا لگے گا کہ میں خاموش نہیں رہ سکتا، مگر ہمت نہ ہاریئے کوشش کرتے رہئے خوب جِدّوجُہد کیجئے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ضَرور کامیاب ہوں گے۔ مزید فُضول گوئی کی آفات سے پیچھا چُھڑانے اور زبان کی حفاظت کا ذہن بنانے کیلئے شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکاتُہُمُ العَالِیَہ کی مایہ نازکُتُب "کُفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب" اور "غیبت کی تباہ کاریاں" نیز مکتبۃُ المدینہ کی شائع کردہ کتاب اِحیاءُ العلوم جلد 3 سے زبان کی آفات اور رسالہ "خاموش شہزادہ" کا مُطالَعہ کیجئے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ مُفید معلومات کے ساتھ ساتھ قُفلِ مدینہ کا ذِہن بھی بنے گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

امیر اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ کے اہم مَدَنی پھول

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! زبان کا قُفلِ مدینہ لگانے کے خواہش منداسلامی بھائیوں کیلئے شیخِ طریقت امیر اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ کے بے حداہم مَدَنی پھول جن کو یاد کرکے عمل کی برکت سے زبان کی آفتوں کے ساتھ ساتھ بے شمار مسائل سے چھٹکارا حاصل کیا جاسکتا ہے۔

(۱) کوئی ایسا لفظ نہ بولے کہ کسی کا دل دکھے۔

(۲) بلا ضرورتِ شرعی کسی پر اعتراض نہ کرے۔

(۳) بحث نہ کرے کیونکہ یہ فضول ہے۔

(۴) جس بات کی ضرورت نہ ہو اس کے بارے میں تحقیق نہ کرے

(۵) جو ہو چکا اس کی بات نہ کرے۔

(۶) بیان سن کر بھی بے جا تبصرہ نہ کرے۔

(۷) آواز و انداز کی نقل نہ اتارے۔

(۸) اپنے مرض و بیماری کا بلا ضرورت تذکرہ نہ کرے۔

(۹) ڈاکٹر سے چھپائے نہیں بلا ضرورت بتائے نہیں۔

(۱۰) اپنی بڑائی والے الفاظ نہ بولے۔

(۱۱) بلا ضرورت اپنی تکلیف کا اظہار نہ کرے۔

(۱۲) اپنے کارنامے نہ سنائے۔

(۱۳) کسی پر کوئی طنز کرے ےامزاق اڑائے اس کے ساتھ نہ مسکرائے۔

(۱۴) فی زمانہ کسی اے ک سے گہری دوستی نہ رکھے۔

(۱۵) کسی سے فری نہ ہو۔

(۱۶) بلا ضرورت عوام میں نہ بیٹھے۔

(۱۷) بلا حاجت حالات پر تبصرے نہ کرے۔

(۱۸) بلا مقصد کسی کے پاس نہ جائے۔

(۱۹) کسی سے اے سی بات نہ کہے کہ کل معذرت کرنی پڑے۔

(۲۰) لوگوں کے پاس جو کچھ ہے اس سے ماے وس ہو جائے۔

(۲۱) موبائل Anty قفلِ مدینہ ہے۔

نجات کے مَدَنی پھول

زبان کو قابو میں رکھو، گھر کو اختیار کرو، رونا اختیار کرو

بیان کا خلاصہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج کے بیان میں ہم نے زبان کی آفتوں کے بارے میں سُنا کہ زبان ایک بے لگام گھوڑے کی مانند ہے اگر اس کو روکنے کی کوشش نہ کی جائے تو یہ انسان کو دُنیا وآخرت میں بھی مُشکلات کا شکار کر سکتی ہے۔اس ضمن میں ہم نے سب سے پہلے حضرت سَیِّدُنا عیسیٰ رُوحُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی نصیحت آموز حکایت سُنی جس میں آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے زبان کی حفاظت کا حکم ارشاد فرمایا۔اس کے بعد میں نے قرآنِ پاک کی آیات اور خاموشی کے فضائل پر احادیثِ مُبارکہ بیان کرنے کی سعادت حاصل کی اور ضمناً فحش گوئی کی مذمت بھی آپ کے گوش گزار کی۔ہمیں چاہیے کہ اگر ہم ضروری بات بھی کریں تو کم سے کم الفاظ میں نمٹائیں۔ مگر ہمارے یہاں ہوتا یہ ہے کہ اگر کہیں کچھ افراد مل بیٹھ کر فالتو گپیں ہانکنے میں مصروف ہوں اور ان میں ایک آدمی خاموش بیٹھا ہو تو اس کو نہ بولنے کا طَعنہ دیا جاتا ہے، اور اس بات پر مَعَاذَاللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی بے عزتی کی جاتی ہے مذاق اُڑایا جاتا ہے۔اس کے بعد ہم نے فُضول جملوں کی چند مثالیں بھی سُنی کہ بعض افراد کو فُضول سوالات کرنے کی ایسی عادت ہوتی ہے کہ ان کے سوالات سے لوگ پریشان ہو جاتے ہیں۔یادرکھئے! اس طرح کے سوالات سے بعض اوقات جواب نہ ہونے کی صورت میں سامنے والے کو شرمندگی اُٹھانی پڑتی ہے لہٰذا ایسے فُضول سوالات سے بھی بچنا چاہیے۔اے کاش! ہم اپنی گُفتگو کا محاسبہ کرنے والے بن جائیں کہ ہم نے اپنی گفتگو میں کسی کی دل آزاری تو نہیں کی؟ کسی کی غیبت تو نہیں کی؟ کسی کو گالی تو نہیں دی؟ کہیں اس گفتگو میں ہم سے فالتو جملے تو نہیں نکل گئے؟ اگر ہم اس طرح فکرِ مدینہ کریں گے تو اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی برکت سے بھی فُضول گوئی

سے بچنے کا ذِہن بنے گا۔اس کے بعد فُضول گوئی سے بچنے کے چند طریقے مثلاً لکھ کر گفتگو کرنا ،اشارے سے گفتگو کرنا اور دُرودِ پاک کی کثرت کرنا بھی آپ نے سماعت فرمایا۔اگر ہم بھی ان طریقوں میں سے کسی ایک پر عمل کرنے میں کامیاب ہوگئے تو اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ فُضول گوئی کی عادت سے جان چھوٹ جائے گی۔اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں اپنی زبان کی حفاظت کرنے کی توفیق عطافرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

تصورِ مرشد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

عاشقِ اعلیٰ حضرت ،امیرِ اَہلسنّت بانیٔ دعوتِ اسلامی ،حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادِری رَضَوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنے رسالے ضیائے دُرود وسلام میں فرمانِ مصطفیٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نقل فرماتے ہیں ،"جس نے مجھ پر سو مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھ دیتا ہے کہ یہ نِفاق اور جہنّم کی آگ سے آزاد ہے اور اُسے بروزِ قیامت شُہَداء کے ساتھ رکھے گا۔(مجمع الزوائد ،کتاب الادعیۃ ،باب فی الصلوۃ علی النبی...الخ ،رقم ۱۷۲۹۸ ،ج ۱۰ ،ص ۲۵۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

فَیضانِ اَولیاء

عُلَماءِ کِرام رَحِمَہُمُ اللّٰہ فرماتے ہیں کہ رَحمتِ عالَم ،نورِ مُجَسَّم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کی ایک صِفَت اللہ تعالیٰ نے یہ بیان فرمائی ہے کہ آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم لوگوں کا تَزکِیہ (یعنی نفس و قلب کو پاک وصاف) فرماتے ہیں۔ یعنی جن کے دل شیطانی وسوسوں اور نفسانی سیاہ کاریوں سے آلودہ ہو چکے ہوں وہ بھی

جب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نظرِ کرم کے فَیضان سے مستفیض ہوتے ہیں تو انکے ظاہر و باطن پاک و صاف ہو جاتے ہیں۔ آقا و مولیٰ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کے فَیضانِ رَحمت کا سلسلہ صحابہ کرام، تابِعین و تَبعِ تابِعین رِضْوانُ اللّٰہِ عَلَیہِمْ اَجْمَعِیْن اور پھر انکے فَیض یافتگان اَولیائے کاملین رَحِمَہُمُ اللّٰہ کے ذریعے خِلافت دَر خلافت جاری رہا۔ جن میں غوثُ الاعظم شَیخ عبدالقادر جیلانی، عارِفِ ربانی داتا گنج بخش علی ہجویری، قطبُ المشائخ خواجہ غریبِ نواز اجمیری، سَیِّدُ الاولیاء بابا فریدُ الدین گنجِ شکر، عارِف باللہ خواجہ بہاؤُالدین نقشبند، سَیِّدُنا شَیخ شُہابُ الدین سُہروَرْدِی رَحِمَہُمُ اللّٰہ تعالیٰ کو معرِفت و حقیقت کا جو اعلیٰ مقام نصیب ہوا اسکی مثال نہیں ملتی۔

اِن نُفوسِ قُدسیہ کے روحانی تَصَرُّفات اور باطنی فُیوض و بَرَکات کے باعث ہر دور میں حق کی شمع فَروزاں رہی، اور ایسے اہلِ نظر پیدا ہوتے رہے جو نامُساعِد حالات کے باوُجود باطل کے خلاف بر سرِ پیکار رہے اور شَرِیْعَت و طریقت کی روشنی میں لوگوں کے ظاہر و باطن کی اصلاح کا فریضہ سر انجام دینے کے ساتھ ساتھ ایمان کی حفاظت کی مَدَنی سوچ بھی عطا فرماتے رہے۔ کیونکہ مسلمان کی سب سے قیمتی چیز ایمان ہے، مگر فی زمانہ ایمان کو جس قدر خَطَرات لاحِق ہیں اس کو ہر ذی شُعور مَحسوس کر سکتا ہے۔

اعلیٰ حضرت الشاہ امام اَحمد رضا خان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد ہے، جس کو زندگی میں سَلْبِ ایمان کا خوف نہیں ہوتا، نَزْع کے وقت اُس کا ایمان سلْب ہو جانے کا شدید خَطرہ ہے۔ (بحوالہ رسالہ "برے خاتمے کے اسباب" ص ۱۴)

پیری مُریدی کا ثُبوت

عُلَماء کرام فرماتے ہیں، ایمان کی حفاظت کا ایک ذریعہ کسی "مرشِدِ کامل" سے مرید ہونا بھی ہے۔ اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ

قرآنِ پاک میں ارشاد فرماتا ہے۔ يَوْمَ نَدْعُوْا كُلَّ اُنَاسٍۭ بِاِمَامِهِمْ ۚ (پ ۱۵، بنی اسرائیل: ۷۱)

(ترجمۂ قرآن کنزالایمان) "جس دن ہم ہر جماعت کو اس کے امام کے ساتھ بلائیں گے"۔

نورُالعِرفان فی تفسیرُالقرآن میں مفسرِ شہیر مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃاللہ تعالیٰ علیہ اس آیتِ مبارکہ کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں "" اس سے معلوم ہوا کہ دنیا میں کسی صالح کو اپنا امام بنالینا چاہئے شَرِیعَت میں "تقلید" کرکے، اور طریقت میں "بَیْعَت" کرکے، تاکہ حَشْر اچھوں کے ساتھ ہو۔ اگر صالح امام نہ ہوگا تو اس کا امام شیطٰن ہوگا۔ اس آیت میں تقلید، بَیْعَت اور مُریدی سب کا ثبوت ا ہے۔" نورالعرفان فی تفسیر القرآن، پ ۱۵ سورۃ بنی اسرائیل: ۷۱)

مرید ہونے کا مقصد

پیر اُمورِ آخِرت کے لئے بنایا جاتا ہے تاکہ اُس کی راہنمائی اور باطنی توجّہ کی بَرَکت سے مُرید اللہ ورسول عَزَّوَجَلَّ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم کی ناراضگی والے کاموں سے بچتے ہوئے "رِضائے رَبُّ الانام کے مَدَنی کام" کے مطابق اپنے شب وروز گزار سکیں۔ (مزید معلومات کے لئے صفحہ 160تا167 مطالعہ فرمائیں)

فی زمانہ حالات

موجودہ زمانے میں بیشتر لوگوں نے "پیری مُریدی" جیسے اہم منصب کو حُصولِ دنیا کا ذریعہ بنا رکھا ہے بیشمار بد عقیدہ اور گمراہ لوگ بھی تَصَوُّف کا ظاہری لبادہ اوڑھ کر لوگوں کے دین وایمان کو برباد کر رہے ہیں۔ اور انہی غَلَط کار لوگوں کو بنیاد بناکر "پیری مریدی" کے مخالفین اس پاکیزہ رشتے سے لوگوں کو بدگمان کر رہے ہیں۔

دورِ حاضر میں چونکہ کامل وناقص پیر کا امتیاز انتہائی مشکل ہے۔ لہٰذا مرید ہوتے وقت سرکارِ اعلیٰ حضرت، امامِ

اہلسنّت مولٰینا شاہ اَحمد رضا خان علیہ رحمۃ المنان اور حجۃ الاسلام ابو حامد محمد بن محمد الغزالی علیہ رحمۃ الباری نے جن شرائط واَوصافِ مرشِد کے بارے میں وضاحت فرمائی ہے اور مرشِدِ کامل کی پہچان کا طریقہ ارشاد فرما کر اُمّت کو صحیح رَہنمائی عطا کی ہے۔اسے پیشِ نظر رکھنا ضَروری ہے۔

مرشِد کامل کیلئے چار شرائط

سَیِّدی اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ فتاویٰ افریقہ میں تحریر فرماتے ہیں کہ مرشِد کی دو قسمیں ہیں

{۱}مرشِدِ اِتّصال {۲}مرشِدِ اِیصال۔

{۱} مرشِدِ اتّصال یعنی جس کے ہاتھ پر بَیْعَتْ کرنے سے انسان کا سلسلہ حضورِپُر نور سَیِّدالمرسلین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم تک مُتَّصِل ہو جائے 'اس کیلئے چار شرائط ہیں۔

پہلی شَرط☆مرشِد کا سلسلہ بِاتّصالِ صحیح (یعنی دُرُست واسطوں کیساتھ تعلق) حضورِ اقدس صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم تک پہنچا ہو۔ بیچ میں مُنقَطع (یعنی جُدا) نہ ہو کہ مُنقَطع کے ذریعہ اِتّصال (یعنی تعلق) نا ممکن ہے۔☆بعض لوگ بِلا بَیْعَتْ (یعنی بِغیر مرید ہوئے)' مَحض بزُعمِ وراثت (یعنی وارث ہونے کے گمان میں) اپنے باپ دادا کے سَجّادے پر بیٹھ جاتے ہیں۔ یا بَیْعَتْ کی تھی مگر خلافت نہ ملی تھی' بِلا اِذن (بِغیر اجازت) مرید کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ یا☆سلسلہ ہی وہ ہو کہ قَطع کر دیا گیا' اس میں فیض نہ رکھا گیا' لوگ برائے ہَوَس اس میں اِذن و خلافت دیتے چلے آتے ہیں یا☆ سلسلہ فی نفسہٖ صحیح تھا۔ مگر بیچ میں ایسا کوئی شخص واقعہ ہوا جو بوجہ اِنتِفائے بعض شرائط قابلِ بیعَت نہ تھا۔ اس سے جو شاخ چلی وہ بیچ میں مُنقَطع (یعنی جُدا) ہے۔ان تمام صورتوں میں اس بَیْعَتْ سے ہرگز اِتّصال (یعنی تعلق) حاصل نہ ہو گا۔ (بیل سے دودھ یا بانجھ سے بچہ مانگنے کی مَت جدا ہے)۔

دوسری شَرط☆مرشِد سُنّی صحیح العقیدہ ہو۔ بدمذہب گمراہ کا سلسلہ شیطان تک پہنچے گا نہ کہ رسول اللہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم تک۔ آج کل بَہُت کھلے ہوئے بددینوں بلکہ بے دینوں کہ جو بَیْعَتْ کے سِرے سے منکر و دشمنِ اَولیاء ہیں، مکاری کے ساتھ پیری مریدی کا جال پھیلا رکھا ہے۔ ہوشیار! خبردار! احتیاط! احتیاط!۔
تیسری شَرط☆مرشِد عالم ہو۔ یعنی کم از کم اتنا عِلْم ضَروری ہے کہ بِلا کسی اِمداد کے اپنی ضَروریات کے مسائل کتاب سے نکال سکے۔ کُتب بینی (یعنی مطالَعَہ کر کے) اور اَفواہِ رِجال (یعنی لوگوں سے سن سن کر) بھی عالم بن سکتا ہے، (مطلب یہ ہے کہ فارغُ التحصیل ہونے کی سَنَد نہ شرْط ہے نہ کافی۔ بلکہ عِلْم ہونا چاہئے۔)☆علمِ فِقْہ (یعنی اَحکامِ شریعَت) اس کی اپنی ضَرورت کے قابل کافی۔ ☆اور عقائدِ اَہلسنّت سے لازمی پورا واقف ہو۔☆کُفْر واسلام، گمراہی وہدایت کے فرق کا خوب عارِف (یعنی جاننے والا) ہو۔
چوتھی شرط☆مرشِد فاسِق مُعْلِن (یعنی اعلانیہ گناہ کرنے والا) نہ ہو۔ اس شرط پر حُصولِ اِتّصال کا تَوَقُّف نہیں (یعنی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم سے تعلق کا دارومدار اس شرط پر نہیں، کہ فُجور و فِسْق باعثِ فَسخ (منسوخ ہونے کا سبب) نہیں۔ مگر پیر کی تعظیم لازِم ہے اور فاسق کی توہین واجب اور دونوں کا اجتماع باطل۔ ("اسے امامت کیلئے آگے کرنے میں اس کی تعظیم ہے اور شَرِیْعَت میں اس کی توہین واجب ہے۔")
{۲} مرشِدِ اِیْصال یعنی شرائطِ مذکورہ (یعنی جن شرائط کا ذکر کیا گیا) کے ساتھ (ا) مَفاسِدِ نَفْس (نفس کے فتنوں) (۲) مَکائدِ شیطان (یعنی شیطانی چالوں) اور (۳) مَصائدِ ہوا (نفس کے جالوں) سے آگاہ ہو۔ (۴) دوسرے کی تربیت جانتا ہو۔ اور (۵) اپنے مُتَوَسِّل پر شفقت تامہ رکھتا ہو کہ اس کے عُیوب پر اسے مطلع کرے ان کا علاج بتائے (۶) جو مشکلات اس راہ میں پیش آئیں انہیں حل فرمائے۔ (فتاوی افریقہ، ص ۱۳۸)

منقبت:

حال بے حال ہے میرا مرشد

حال بے حال ہے میرا مرشد	بندہ مشکل میں ہے ترا مرشد
اس سے پہلے بھی تو سنبھالا ہے	پھر سہارا ہو میں گرا مرشد
میں بھی نظریں جھکالوں کم بولوں	بد نگاہی سے جاں چھڑا مرشد
ترے جتنے ہیں اور ہو نگے جو	ان سبھی سے ہوں میں برا مرشد
میں برا ہوں مگر یہ ڈھارس ہے	جیسا ہوں میں ہوں ترا مرشد
آخری وقت ہے مگر پھر بھی	زور عصیاں کا ہے بڑھا مرشد
تری شفقت کہ مجھے سا گندا بھی	ترے قدموں میں ہے ترا مرشد